اَرْبَعِين

ایمان بالنبی ﷺ

اَلْقَوْلُ الصَّفِيّ فِي فَضْلِ الإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اربعین

ایمان بالنبی ﷺ

اَلْقَوْلُ الصَّفِيّ
فِي
فَضْلِ الْإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: جون 2016ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

اَلْمُحتَویَات

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ ١١

١. فَضْلُ الإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ١٣

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی فضیلت﴾

٢. أَسْمَاؤُهُ ﷺ الْمُبَارَكَةُ ١٨

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ﴾

٣. مَا يَتَعَلَّقُ بِبَدْءِ نُبُوَّتِهِ ﷺ ٢٠

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتداءِ نبوت﴾

٤. ذِكْرُهُ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ٢٥

﴿تورات و انجیل میں حضور ﷺ کا ذِکرِ جمیل﴾

٥. إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمَعَ لَهُ ﷺ الْخُلَّةَ وَالْمَحَبَّةَ ٢٩

﴿اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے لیے مقامِ خُلّت اور مقامِ محبوبیت کو جمع فرما دینا﴾

٦. سَعَةُ عِلْمِهِ ﷺ وَكَمَالُ مَعْرِفَتِهِ ٣٢

﴿حضور ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت﴾

٧. إِخْبَارُهُ عَنِ الْأُمُوْرِ الْغَيْبِيَّةِ بِدُوْنِ وَحْيِ الْقُرْآنِ ٣٤

﴿حضور ﷺ کا قرآنی وحی کے بغیر اُمورِ غیبیہ کی اِطلاع فرمانا﴾

٨. إِنَّ قَلْبَهُ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ ٣٦

﴿حضور ﷺ کے قلبِ اَطہر کا نیند میں بھی بیدار رہنا﴾

٩. اِلْتِفَاتُ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَعْظِيْمُهُمْ لَهُ لَا يَنْقُضُ صَلَاتَهُمْ وَلَا يَنْقُصُهَا ٣٨

﴿نماز میں صحابہ کرام ﷺ کا حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ ﷺ کی تعظیم بجا لانے سے ان کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہونا﴾

١٠. اَلنَّهْيُ عَنْ إِكْثَارِ سُؤَالِهِ ﷺ تَوْقِيْرًا لَهُ ٤١

﴿حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اِحتراماً کثرتِ سوالات کی ممانعت﴾

١١. رَدُّ اللهِ تعالى عَلَى الْمُعْتَرِضِيْنَ عَلَيْهِ ﷺ وَالطَّاعِنِيْنَ فِيْهِ ٤٣

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس پر اعتراض کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش﴾

١٢. ذَمُّ الطَّاعِنِ فِي شَانِهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ مُصَلِّيًا وَصَائِمًا ٥٠

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں طعن کرنے والوں کی مذمت، اگرچہ وہ نمازی اور روزہ دار ہی کیوں نہ ہوں﴾

١٣. كَوْنُ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَكَوْنُهُ ﷺ أَعْظَمَهُمْ فِي هٰذَا الشَّأْنِ ٥٧

﴿تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قبروں میں اپنی روحوں اور جسموں کے ساتھ زندہ ہونے اور حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اس شان کے بدرجہ اَولیٰ موجود ہونے کا بیان﴾

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ٥٩

١. فَضْلُ الإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ٦١

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی فضیلت﴾

٢. أَسْمَاؤُهُ ﷺ الْمُبَارَكَةُ ٧٢

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ﴾

٣. مَا يَتَعَلَّقُ بِبَدْءِ نُبُوَّتِهِ ﷺ ٧٦

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتداءِ نبوت﴾

٤. ذِكْرُهُ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ٨٦

﴿تورات و انجیل میں حضور ﷺ کا ذِکرِ جمیل﴾

٥. إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمَعَ لَهُ ﷺ الْخُلَّةَ وَالْمَحَبَّةَ ١٠٤

﴿اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے لیے مقامِ خُلّت اور مقامِ محبوبیت کو جمع فرما دینا﴾

٦. سَعَةُ عِلْمِهٖ ﷺ وَكَمَالُ مَعْرِفَتِهٖ ١١١

﴿حضور ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت﴾

٧. إِخْبَارُهُ عَنِ الْأُمُوْرِ الْغَيْبِيَّةِ بِدُوْنِ وَحْيِ الْقُرْآنِ ١١٥

﴿حضور ﷺ کا قرآنی وحی کے بغیر اُمورِ غیبیہ کی اِطلاع فرمانا﴾

٨. إِنَّ قَلْبَهُ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ ١١٨

﴿حضور ﷺ کے قلبِ اَطہر کا نیند میں بھی بیدار رہنا﴾

٩. اِلْتِفَاتُ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَعْظِيْمُهُمْ لَهُ لَا يَنْقُضُ صَلَاتَهُمْ وَلَا يَنْقُصُهَا ١٣٠

﴿نماز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ ﷺ کی تعظیم بجا لانے سے ان کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہونا﴾

١٠. كَوْنُ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَزِيْرَيْهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَمَشْيِ الْمَلَائِكَةِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ ﷺ ١٤٧

﴿جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کا اَہلِ سماء کی طرف سے آپ ﷺ کے وزیر مقرر ہونے اور فرشتوں کا زمین پر ادباً اور تکریماً آپ ﷺ کے پیچھے چلنے کا بیان﴾

١١. اَلنَّهْيُ عَنْ إِكْثَارِ سُؤَالِهٖ ﷺ تَوْقِيْرًا لَهٗ ١٥٣

﴿حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اِحتراماً کثرتِ سوالات کی ممانعت﴾

١٢. تَخْيِيْرُ اللهِ تَعَالٰى لَهٗ ﷺ بَيْنَ الْقِيَامِ فِي الدُّنْيَا أَوِ السَّفَرِ إِلَى الْآخِرَةِ عِنْدَ وَفَاتِهٖ ١٦٣

﴿اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو وقتِ وصال دنیا میں قیام یا سفرِ آخرت، دونوں کا اِختیار عطا کیے جانے کا بیان﴾

١٣. رَدُّ اللهِ تعالى عَلَى الْمُعْتَرِضِيْنَ عَلَيْهِ ﷺ وَالطَّاعِنِيْنَ فِيْهِ ١٦٧

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس پر اعتراض کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش﴾

١٤. ذَمُّ الطَّاعِنِ فِي شَانِهٖ ﷺ وَلَوْ كَانَ مُصَلِّيًا وَصَائِمًا ١٧٤

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں طعن کرنے والوں کی مذمت، اگرچہ وہ نمازی اور روزہ دار ہی کیوں نہ ہوں﴾

١٥. كَوْنُ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَكَوْنُهٗ ﷺ أَعْظَمَهُمْ فِي هٰذَا الشَّأْنِ ١٨٤

﴿تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قبروں میں اپنی روحوں اور جسموں کے ساتھ زندہ ہونے اور حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اس شان کے بدرجہ اَولیٰ موجود ہونے کا بیان﴾

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فِي

الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

فَضْلُ الإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی فضیلت﴾

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُo (البقرة، ۲/۲۸۵)

(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہےo

(۲) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا

وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَo (آل عمران، ٣/ ٨١)

اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوںo

(٣) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًاo

(النساء، ٤/ ١٣٦)

اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو بے شک وہ دور دراز کی گمراہی میں بھٹک گیاo

(٤) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ (النساء، ٤/ ١٧٠)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس یہ رسول (ﷺ) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سوتم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیوں کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○

(٥) وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ج وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ط وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ط لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ (المائدة، ٥/ ١٢)

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور (اس کی تعمیل، تنفیذ اور نگہبانی کے لیے) ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے، اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری خصوصی مدد و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی)، اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور

میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کرکے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے (بھی) کفر (یعنی عہد سے انحراف) کیا تو بے شک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا٥

(٦) قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ٥ (الأعراف، ٧/١٥٨)

آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو شانِ اُمیّت کا حامل نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم

ہدایت پاسکوo

(۷) وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَهُمۡo

(محمد، ۴۷/ ۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنوار دیاo

(۸) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌۚo (الحدید، ۵۷/ ۲۸)

اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے رسولِ (مکرّم ﷺ) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصّے عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے نور پیدا فرما دے گا جس میں تم (دنیا اور آخرت میں) چلا کرو گے اور تمہاری مغفرت فرما دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

أَسْمَاؤُهُ ﷺ الْمُبَارَكَةُ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ﴾

(۱) اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّنَذِيْراً وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ○ (البقرة، ۲/ ۱۱۹)

(اے محبوبِ مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گی○

(۲) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا○ (الأحزاب، ۳۳/ ۴۰)

محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے○

(۳) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا○ (الأحزاب، ۳۳/ ۴۵-۴۶)

اے نبیِّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ

کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o

(٤) يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo (المزمل، ۷۳/۱)

اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o

(٥) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُo (المدثر، ۷٤/۱)

اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)o[۲]

---

(۲) اس موضوع پر اَلْعَسَلُ النَّقِيّ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيّ ﴿اَسماے مصطفٰی ﷺ﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے۔ تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مَا يَتَعَلَّقُ بِبَدْءِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتداءِ نبوت﴾

(١) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○

(البقرة، ٢/ ١٢٩)

اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے○

(٢) وَاِذْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○ (آل عمران، ٣/ ٨١)

اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر

عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوںo

(۳) لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍo (آل عمران، ۳/ ۱۶۴)

بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo

(٤) وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًاo (النساء، ٤/ ۱۱۳)

اور (اے حبیب!) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان

(دغابازوں) میں سے ایک گروہ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ آپ کو بہکا دیں، جب کہ وہ محض اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا تو کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے، اوراللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہےo

(٥) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًاo (النساء، ٤/ ١٧٤)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اتار دیا ہےo

(٦) يٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌo (المائدة، ٥/ ١٥)

اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول تشریف لائے ہیں جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی

حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)o

(۷) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَo

(الأعراف، ۷/ ۱۵۸)

آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے، سوتم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو شانِ اُمیّت کا حامل نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاسکوo

(۸) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

(التوبة، ۹/ ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ

تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo

ذِكْرُهُ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ

﴿تورات و انجیل میں حضور ﷺ کا ذِکرِ جمیل﴾

(۱) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○ (البقرة، ۲/۷۶)

اور (ان کا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ) جب اہلِ ایمان سے ملتے ہیں (تو) کہتے ہیں ہم (بھی تمہاری طرح حضرت محمد ﷺ پر) ایمان لے آئے ہیں اور جب آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں (تو) کہتے ہیں کیا تم ان (مسلمانوں) سے (نبی آخر الزماں ﷺ کی رسالت اور شان کے بارے میں) وہ باتیں بیان کر دیتے ہو جو اللہ نے تم پر (تورات کے ذریعے) ظاہر کی ہیں تاکہ اس سے وہ تمہارے رب کے حضور تمہیں پر حجت قائم کریں، کیا تم (اتنی) عقل (بھی) نہیں رکھتے؟○

(۲) وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ○ (البقرة، ۲/۸۹)

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالاں کہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب 'قرآن' کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب 'قرآن' کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے○

(٣) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ○ (المائدة، ٥/ ١٥)

اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول تشریف لائے ہیں جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)○

(٤) اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ

الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الأعراف، ۷/ ۱۵۷)

(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اورطوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم وتوقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں○

(۵) وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ م

بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

(الصف، ٦١/٦)

اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ○

إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمَعَ لَهُ ﷺ الْخُلَّةَ وَالْمَحَبَّةَ

﴿اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے لیے مقامِ خُلّت اور مقامِ محبوبیت کو جمع فرما دینا﴾

(۱) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ○ (البقرة، ۲/ ۱۴۴)

(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجیے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو، اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ (تحویلِ قبلہ کا حکم) ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اور اللہ ان کاموں سے بے خبر نہیں جو وہ انجام دے رہے ہیں○

(۲) لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ

عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَO (الحجر، ۱۵/۸۸)

آپ ان چیزوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جن سے ہم نے کافروں کے گروہوں کو (چند روزہ) عیش کے لیے بہرہ مند کیا ہے، اور ان (کی گمراہی) پر رنجیدہ خاطر بھی نہ ہوں اور اہلِ ایمان (کی دلجوئی) کے لیے اپنے (شفقت والتفات کے) بازو جھکائے رکھئےO

(۳) وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَکُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْکُرُوْنَO (النحل، ۱۶/۱۲۷)

اور (اے حبیبِ مکرّم!) صبر کیجیے اور آپ کا صبر کرنا اللہ ہی کے ساتھ ہے اور آپ ان (کی سرکشی) پر رنجیدہ خاطر نہ ہوا کریں اور آپ ان کی فریب کاریوں سے (اپنے کشادہ سینہ میں) تنگی (بھی) محسوس نہ کیا کریںO

(٤) وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَکُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْکُرُوْنَO

(النمل، ۲۷/۷۰)

اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ ان (کی باتوں) پر غمزدہ نہ ہوا کریں اور نہ اس مکروفریب کے باعث جو وہ کر رہے ہیں تنگدلی میں (مبتلاء) ہوںO

(٥) يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُO قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلاًO نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاO (المزمل، ۷۳/۱-۳)

اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)O آپ رات کو (نماز میں) قیام

فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)○ آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیں○

سَعَةُ عِلْمِهٖ ﷺ وَكَمَالُ مَعْرِفَتِهٖ

﴿حضور ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت﴾

(١) وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ○ (آل عمران، ٣/ ١٧٩)

اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے۔ سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے○

(٢) وَ اَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا○ (النساء، ٤/ ١١٣)

اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے○

(٣) وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ○ (التكوير، ٨١/ ٢٤)

اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں

(مالکِ عرش نے ان کے لیے کوئی کمی نہیں چھوڑی)○[۱]

(۱) حضور نبی اکرم ﷺ کے علم کے موضوع پر ﴿اَلْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّة فِي الْعُلُوْمِ النَّبَوِيَّة﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

إِخْبَارُهٗ عَنِ الْأُمُوْرِ الْغَيْبِيَّةِ بِدُوْنِ وَحْيِ الْقُرْآنِ

﴿حضور ﷺ کا قرآنی وحی کے بغیر اُمورِ غیبیہ کی اِطلاع فرمانا﴾

(۱) تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ج مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ط فَاصْبِرْ ط اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ○

(هود، ١١/٤٩)

یہ (بیان ان) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اس سے قبل نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، پس آپ صبر کریں۔ بے شک بہتر انجام پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے○

(۲) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ج وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ○ (يوسف، ١٢/١٠٢)

(اے حبیبِ مکرّم!) یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی فرما رہے ہیں، اور آپ (کوئی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (برادرانِ یوسف) اپنی سازشی تدبیر پر جمع ہو رہے تھے اور وہ مکر و فریب کر رہے تھے○

(۳) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًاo اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاo

(الجن، ۷۲/ ۲۶-۲۷)

(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتاo سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہےo

(٤) وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍo (التکویر، ۸۱/ ۲٤)

اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے لیے کوئی کمی نہیں چھوڑی)o[1]

---

(۱) حضور نبی اکرم ﷺ کے علم کے موضوع پر ﴿اَلْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّة فِي الْعُلُوْمِ النَّبَوِيَّة﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

إِنَّ قَلْبَهُ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ

﴿حضور ﷺ کے قلبِ اَطہر کا نیند میں بھی بیدار رہنا﴾

(١) وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ج وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَo

(هود، ١١/ ١٢٠)

اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے سب حالات آپ کو سنا رہے ہیں جس سے ہم آپ کے قلبِ (اطہر) کو تقویت دیتے ہیں، اور آپ کے پاس اس (سورت) میں حق اور نصیحت آئی ہے اور اہلِ ایمان کے لیے عبرت (و یاد دہانی بھی)o

(٢) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج كَذٰلِكَ ج لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًاo (الفرقان، ٢٥/ ٣٢)

اور کافر کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر قرآن ایک ہی بار (یکجا کر کے) کیوں نہیں اتارا گیا یوں (تھوڑا تھوڑا کر کے اسے) تدریجاً اس لیے اتارا گیا ہے تاکہ ہم اس سے آپ کے قلبِ (اطہر) کو قوت بخشیں اور (اسی وجہ سے) ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے (تاکہ آپ کو ہمارے پیغام کے ذریعے بار بار سکونِ قلب ملتا رہے)o

(۳) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ○ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ○
(الشعراء، ۲۶/۱۹۳-۱۹۴)

اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترا ہے○ آپ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں○

اِلْتِفَاتُ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَعْظِيْمُهُمْ لَهُ لَا يَنْقُضُ صَلَاتَهُمْ وَلَا يَنْقُصُهَا

﴿نماز میں صحابہ کرام ﷺ کا حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ ﷺ کی تعظیم بجا لانے سے ان کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہونا﴾

(١) وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ. (البقرة، ٢/١٤٣)

اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔

(٢) اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○
(الأعراف، ۷/۱۵۷)

(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں○

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○
(الأنفال، ۸/۲٤)

اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں

جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو؛ اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان (شانِ قربتِ خاصہ کے ساتھ) حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب (بالآخر) اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گےo

(٤) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْo (محمد، ٤٧/٣٣)

اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اور اپنے اعمال برباد مت کروo

اَلنَّهْيُ عَنْ إِكْثَارِ سُؤَالِهٖ ﷺ تَوْقِيْرًا لَهٗ

﴿حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اِحتراماً کثرتِ سوالات کی ممانعت﴾

(۱) اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○

(البقرة، ۲/ ۱۰۸)

(اے مسلمانو!) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسول (ﷺ) سے اسی طرح سوالات کرو جیسا کہ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) سے سوال کیے گئے تھے، تو جو کوئی ایمان کے بدلے کفر حاصل کرے پس وہ واقعتاً سیدھے راستے سے بھٹک گیا○

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ج وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ○ (المائدة، ۵/ ۱۰۱)

اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال

دیں (اور تمہیں بری لگیں)، اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جب کہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو وہ تم پر (نزولِ حکم کے ذریعے) ظاہر (یعنی متعیّن) کر دی جائیں گی (جس سے تمہاری صوابدید ختم ہو جائے گی اور تم ایک ہی حکم کے پابند ہو جاؤ گے)۔ اللہ نے ان (باتوں اور سوالوں) سے (اب تک) درگزر فرمایا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہےo

(۳) وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِo (الحشر، ۵۹/۷)

اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی زبانِ طعن نہ کھولو)، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo

رَدُّ اللّٰہِ ﷻ عَلَی الْمُعْتَرِضِیْنَ عَلَیْہِ ﷺ وَالطَّاعِنِیْنَ فِیْہِ

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس پر اعتراض کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش﴾

(۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (البقرۃ، ۲/ ۱۰۴)

اے ایمان والو! (نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ (ادب سے) اُنْظُرْنَا (ہماری طرف نظرِ کرم فرمایئے) کہا کرو اور (ان کا ارشاد) بغور سنتے رہا کرو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے○

(۲) قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا ○

(الإسراء، ۱۷/ ۸۸)

فرما دیجیے: اگر تمام انسان اور جنّات اس بات پر جمع ہو جائیں کہ وہ اس قرآن کے مثل (کوئی دوسرا کلام بنا) لائیں گے تو (بھی) وہ اس کی مثل نہیں لا سکتے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں○

(۳) وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا○ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا○ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا○ (الإسراء، ۱۷/۹۴-۹۶)

اور (ان) لوگوں کو ایمان لانے سے اور کوئی چیز مانع نہ ہوئی جب کہ ان کے پاس ہدایت (بھی) آ چکی تھی سوائے اس کے کہ وہ کہنے لگے: کیا اللہ نے (ایک) بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟○ فرما دیجیے: اگر زمین میں (انسانوں کی بجائے) فرشتے چلتے پھرتے سکونت پذیر ہوتے تو یقیناً ہم (بھی) ان پر آسمان سے کسی فرشتہ کو رسول بنا کر اتارتے○ فرما دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کے طور پر کافی ہے، بے شک وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ خوب دیکھنے والا ہے○

(٤) وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِىَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا○ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِىْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْ لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا○ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا

رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا○ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا○ (الفرقان، ٢٥/٥-٩)

اور کہتے ہیں: (یہ قرآن) اگلوں کے افسانے ہیں جن کو اس شخص نے لکھوا رکھا ہے پھر وہ (افسانے) اسے صبح و شام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں (تاکہ انہیں یاد کر کے آگے سنا سکے)○ فرما دیجیے: اِس (قرآن) کو اُس (اللہ) نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین میں (موجود) تمام رازوں کو جانتا ہے، بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے○ اور وہ کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا ہے، یہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا کہ وہ اس کے ساتھ (مل کر) ڈر سنانے والا ہوتا○ یا اس کی طرف کوئی خزانہ اتار دیا جاتا یا (کم از کم) اس کا کوئی باغ ہوتا جس (کی آمدنی) سے وہ کھایا کرتا اور ظالم لوگ (مسلمانوں) سے کہتے ہیں کہ تم تو محض ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو○ (اے حبیبِ مکرّم!) ملاحظہ فرمائیے یہ لوگ آپ کے لیے کیسی (کیسی) مثالیں بیان کرتے ہیں پس یہ گمراہ ہو چکے ہیں سو یہ (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں پا سکتے○

(٥) وَمَآ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّآ اِنَّھُمۡ لَیَاۡکُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَیَمۡشُوۡنَ فِی الۡاَسۡوَاقِ ؕ وَجَعَلۡنَا بَعۡضَکُمۡ لِبَعۡضٍ فِتۡنَۃً ؕ اَتَصۡبِرُوۡنَ ۚ وَکَانَ رَبُّکَ بَصِیۡرًا○ (الفرقان، ٢٥/٢٠)

اور ہم نے آپ سے پہلے رسول نہیں بھیجے مگر (یہ کہ) وہ کھانا (بھی) یقیناً کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی (حسبِ ضرورت) چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، کیا تم (آزمائش پر) صبر کرو گے؟ اور آپ کا رب خوب دیکھنے والا ہےo

(٦) وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُo وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَo اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَo فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَo (الشعراء، ٢٦/ ٢١٠-٢١٣)

اور شیطان اس (قرآن) کو لے کر نہیں اترےo نہ (یہ) ان کے لیے سزا وار ہے اور نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے ہیںo بے شک وہ (اس کلام کے) سننے سے روک دیے گئے ہیںo پس (اے بندے!) تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پوجا کر ورنہ تو عذاب یافتہ لوگوں میں سے ہو جائے گاo

(٧) يٰسٓo وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِo اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَo

(یٰس، ٣٦/ ١-٣)

یاسین (حقیقی معنٰی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o حکمت سے معمور قرآن کی قَسمo بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیںo

(٨) وَمَا عَلَّمْنٰـهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌo (یٰس، ٣٦/ ٦٩)

اور ہم نے اُن کو (یعنی نبیِ مکرّم ﷺ کو) شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اُن کے شایانِ شان ہے۔ یہ (کتاب) تو فقط نصیحت اور روشن قرآن ہے○

(۹) بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ○ (الصافات، ٣٧/٣٧)

(وہ نہ مجنوں ہے نہ شاعر) بلکہ وہ (دینِ) حق لے کر آئے ہیں اور انہوں نے (اللہ کے) پیغمبروں کی تصدیق کی ہے○

(١٠) كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ○ (الذاريات، ٥١/٥٢)

اسی طرح اُن سے پہلے لوگوں کے پاس بھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے یہی کہا کہ (یہ) جادوگر ہے یا دیوانہ ہے○

(١١) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ○ (القلم، ٦٨/٢)

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیں○

(١٢) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ○ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ○ (القلم، ٦٨/١٠-١٤)

اور آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اِنتہائی

ذلیل ہےo (جو) طعنہ زَن، عیب جو (ہے اور) لوگوں میں فساد انگیزی کے لیے چغل خوری کرتا پھرتا ہےo (جو) بھلائی کے کام سے بہت روکنے والا بخیل، حد سے بڑھنے والا سرکش (اور) سخت گنہگار ہےo (جو) بد مزاج دُرشت خو ہے، مزید برآں بد اَصل (بھی) ہےo اِس لیے (اس کی بات کو اہمیت نہ دیں) کہ وہ مال دار اور صاحبِ اَولاد ہےo

(١٣) مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰیo (الضحی، ٩٣/٣)

آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo

(١٤) اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَo فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْo اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُo (الکوثر، ١٠٨/١-٣)

بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تشکر ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo

(١٥) تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّo مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَا لُهٗ وَمَا کَسَبَo سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍo وَّامْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِo فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍo (اللهب، ١١١/١-٥)

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے (اس نے ہمارے

حبیب پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے)○ اسے اس کے (موروثی) مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نے○ عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا○ اور اس کی (خبیث) عورت (بھی) جو (کانٹے دار) لکڑیوں کا بوجھ (سر پر) اٹھائے پھرتی ہے، (اور ہمارے حبیب کے تلووں کو زخمی کرنے کے لیے رات کو ان کی راہوں میں بچھا دیتی ہے)○ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا (وہی) رسّہ ہوگا (جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی ہے)○

ذَمُّ الطَّاعِنِ فِي شَانِهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ مُصَلِّيًا وَصَائِمًا

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں طعن کرنے والوں کی مذمت، اگرچہ وہ نمازی اور روزہ دار ہی کیوں نہ ہوں﴾

(١) هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (آل عمرآن، ٣/٧)

وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنٰی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ (یعنی معنٰی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِ اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنٰی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں

جاننا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، ساری (کتاب) ہمارے رب کی طرف سے اتری ہے، اور نصیحت صرف اہلِ دانش کو ہی نصیب ہوتی ہے○

(۲) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ○ (آل عمران، ۳/ ۱۰۶)

جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا:) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو○

(۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ○

(آل عمرآن، ۳/ ۱۱۸)

اے ایمان والو! تم غیروں کو (اپنا) راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نسبت فتنہ انگیزی میں (کبھی) کمی نہیں کریں گے، وہ تمہیں سخت تکلیف پہنچنے کی خواہش رکھتے ہیں، بغض تو ان کی زبانوں سے خود ظاہر ہو چکا ہے، اور جو (عداوت) ان کے سینوں نے چھپا رکھی ہے وہ اس سے (بھی) بڑھ کر ہے۔ ہم نے تمہارے لیے

نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تمہیں عقل ہو○

(٤) وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ○

(آل عمرآن، ٣/١٦١)

اور کسی نبی کی نسبت یہ گمان ہی ممکن نہیں کہ وہ کچھ چھپائے گا، اور جو کوئی (کسی کا حق) چھپاتا ہے تو قیامت کے دن اسے وہ لانا پڑے گا جو اس نے چھپایا تھا پھر ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا○

(٥) وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا○

(النساء، ٤/١١٥)

اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے○

(٦) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

عَذَابٌ عَظِیْمٌo (المائدة، ۵/۳۳)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں (یعنی مسلمانوں میں خونریز رہزنی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں) ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا (وطن کی) زمین (میں چلنے پھرنے) سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیے جائیں۔ یہ (تو) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہےo

(۷) ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِo (الأنفال، ۸/۱۳)

یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ (اسے) سخت عذاب دینے والا ہےo

(۸) وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ج فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ یَسْخَطُوْنَo وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَی اللّٰهِ رَاغِبُوْنَo (التوبة، ۹/۵۸-۵۹)

اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیں○ اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)○

(٩) اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ط بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ لَوْلَآ اِذْسَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا لا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ○ لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ج فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ○ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ

هَیِّنًا ق صلے وَّهُوَ عِنْدَ اللهِ عَظِیْمٌ○ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ○ یَعِظُكُمُ اللهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ○ (النور، ۲۴/۱۱-۱۷)

بے شک جن لوگوں نے (عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر) بہتان لگایا تھا (وہ بھی) تم ہی میں سے ایک جماعت تھی، تم اس (بہتان کے واقعہ) کو اپنے حق میں برا مت سمجھو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر (ہوگیا) ہے (کیوں کہ تمہیں اسی حوالے سے احکامِ شریعت مل گئے اور عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا گواہ خود اللہ بن گیا جس سے تمہیں ان کی شان کا پتہ چل گیا)، ان میں سے ہر ایک کے لیے اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس نے کمایا، اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے زبردست عذاب ہے○ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اس (بہتان) کو سنا تھا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے بارے میں نیک گمان کر لیتے اور (یہ) کہہ دیتے کہ یہ کھلا (جھوٹ پر مبنی) بہتان ہے○ یہ (افترا پرداز لوگ) اس (طوفان) پر چار گواہ کیوں نہ لائے، پھر جب وہ گواہ نہیں لا سکے تو یہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں○ اور اگر تم پر دنیا و آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس (تہمت کے) چرچے میں تم پڑ گئے ہو اس پر تمہیں زبردست عذاب پہنچتا○ جب تم اس (بات) کو (ایک دوسرے سے سن کر) اپنی زبانوں پر لاتے رہے اور اپنے منہ سے وہ کچھ کہتے رہے جس کا (خود) تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا اور اس (چرچے) کو معمولی

بات خیال کر رہے تھے، حالاں کہ وہ اللہ کے حضور بہت بڑی (جسارت ہو رہی) تھی○ اور جب تم نے یہ (بہتان) سنا تھا تو تم نے (اسی وقت) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لیے یہ (جائز ہی) نہیں کہ ہم اسے زبان پر لے آئیں (بلکہ تم یہ کہتے کہ اے اللہ!) تو پاک ہے (اس بات سے کہ ایسی عورت کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی محبوب زوجہ بنا دے) یہ بہت بڑا بہتان ہے○ اللہ تم کو نصیحت فرماتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسی بات (عمر بھر) نہ کرنا اگر تم اہلِ ایمان ہو○

(١٠) اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا○ (الأحزاب، ٥٧/٣٣)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لیے ذِلّت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے○

كَوْنُ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَكَوْنُهُ ﷺ أَعْظَمُهُمْ فِي هٰذَا الشَّأْنِ

﴿ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قبروں میں اپنی روحوں اور جسموں کے ساتھ زندہ ہونے اور حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اس شان کے بدرجہ اَولیٰ موجود ہونے کا بیان ﴾

(١) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (البقرة، ٢/١٤٣)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو۔

(٢) فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا○ (النساء، ٤/٤١)

پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے○

(٣) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (النساء، ٤/ ٦٤)

اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے ○[1]

(١) حیات النبی ﷺ پر ﴿اَلنُّوْرُ الْمُبِيْن فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِي

فِي

الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

فَضْلُ الْإِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: (یا رسول اللہ!) سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: أَيُّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ٢/٥٥٣، الرقم/١٤٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/٨٨، الرقم/(١٣٥) ٨٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله، ٦/١٩، الرقم/٣١٣٠۔

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ. ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدَ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْمَقْدِسِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ مُوَثَّقُوْنَ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (ایک وادی سے) گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کی آواز سنی جو یہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، راہِ خدا میں جہاد کرنا، اور مبرور

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥١، الرقم/٢٣٨٣٤، وابن حبان فى الصحيح، ١٠/٤٥٥، الرقم/٤٥٩٥، وابن منصور في السنن، ٢/١٦٥، الرقم/٢٣٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٤٢، الرقم/٤١٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٩، وأيضًا في موارد الظمآن، ١/٣٨٣، الرقم/١٥٩٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٣١/٤٤٢۔

حج کی ادائیگی (یعنی ایسا حج جس میں گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو)۔ پھر آپ ﷺ نے اس وادی میں ایک نداء سنی (کوئی) کہہ رہا تھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا: اور میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جس کسی نے بھی (توحید و رسالت کی) یہ گواہی دی وہ شرک (کی نجاست) سے پاک ہوگیا۔

اِسے امام اَحمد، ابن حبان، ابن منصور اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام اَحمد کے رجال ثقہ ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أنه سبحانه وتعالٰى لم يكلف إلا ما يطاق، ١/١١٥، الرقم/١٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٢، الرقم/٩٣٣٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٦، الرقم/٢٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٩٦، الرقم/٣٢٧، وذكره القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣/٤٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٣٩۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [البقرة، ٢/٢٨٤]، قَالَ: فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ. فَقَالُوا: أَي رَسُوْلَ اللهِ، كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ: الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا. بَلْ قُوْلُوْا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ، رَبَّنَا، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، قَالُوْا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ، رَبَّنَا، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ، ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِي إِثْرِهَا ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُo﴾ [البقرة، ٢/٢٨٥].

فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ، نَسَخَهَا اللهُ تَعَالٰى، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ، ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ، ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ﴾ قَالَ: نَعَمْ، ﴿وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○﴾ [البقرة، ٢/٢٨٦]. **قَالَ: نَعَمْ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت مبارکہ - **﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ○﴾** ’جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ کے لیے ہے، وہ باتیں جو تمہارے دلوں میں ہیں خواہ انہیں ظاہر کرو یا انہیں چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے○‘ - نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے اَصحاب پریشان ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، زانوے ادب تہ کر کے بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اُن کاموں کا مکلّف کیا گیا جو ہماری طاقت میں تھے، جیسے نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جس (میں مذکور حکم پر عمل درآمد) کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم پچھلی اُمتوں کی طرح یہ کہنا

چاہتے ہو: ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام سنے اور نافرمانی کی، بلکہ تم یوں کہو: (اے اللہ!) ہم نے تیرا حکم سنا اور اُس کی اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کہہ چکے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝﴾ '(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے ۝'۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے احکام کے سامنے سرِتسلیم خم کر دیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے پچھلی آیت کے حکم کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا

تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ ’اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، اس نے جو نیکی کمائی اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس نے جو گناہ کمایا اس پر اس کا عذاب ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما‘۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (تمہاری دعا قبول ہے)۔ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ ’اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا‘۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا۔ ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ﴾ ’اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں‘۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔ ﴿وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰـنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ٥﴾ ’اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما٥‘۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے)۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي مَرْيَمَ (سَنَانَ)، قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللهِ

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٣٣، الرقم/٨٣٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٩٨، الرقم/٩٨٤، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤/٣٩٧، الرقم/٢٤٤٦، وذكره ابن كثير في

ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ وَعِنْدَهُ خَلْقٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَلَا تُعْطِيْنِي شَيْئًا أَتَعَلَّمُهُ وَأَحْمِلُهُ وَيَنْفَعُنِي وَلَا يَضُرُّکَ؟ فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ، اِجْلِسْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوْهُ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجُلُ لِيَعْلَمَ، قَالَ: فَأَفْرَجُوْا لَهُ، حَتّٰى جَلَسَ، قَالَ: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ أَوَّلَ أَمْرِ نُبُوَّتِکَ؟ قَالَ: أَخَذَ اللهُ مِنِّي الْمِيْثَاقَ، كَمَا أَخَذَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ. ثُمَّ تَلَا: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰی وَعِيْسَی بْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٧] وَبَشَّرَ بِيَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهَا أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهَا سِرَاجٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت ابو مریم (سنان) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اُس وقت تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس اعرابی نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ مجھے کوئی ایسی شے نہیں دیں گے کہ میں جس سے سیکھوں اور

.... البداية والنهاية، ٢/٣٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٨۔

اسے سنبھالے رکھوں اور وہ مجھے فائدہ پہنچائے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے؟ لوگوں نے اُسے کہا: ٹھہرو، بیٹھ جاؤ، اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِسے کچھ نہ کہو! بے شک آدمی کچھ معلوم کرنے کے لیے ہی سوال کرتا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے لیے جگہ کشادہ کردو، یہاں تک کہ وہ بیٹھ گیا۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت کا سب سے پہلا معاملہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میثاق (عہد) لیا جیسا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کا میثاق لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًاo﴾ ’اور (اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن سے نہایت پختہ عہد لیاo‘۔ اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے میری بشارت دی اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ نے اپنے خواب میں دیکھا کہ (آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے وقت) اُن کے بدن اطہر سے ایک ایسا چراغ ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السُّبْكِيُّ فِي الْفَتَاوٰى: إِنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَنَّهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذَ اللهُ عَلَيْهِ الْمِيْثَاقَ، أَنَّهُ إِنْ

بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِي زَمَانِهٖ لَتُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرَنَّهٗ وَيُوْصِي أُمَّتَهٗ بِذٰلِکَ.

وَفِي ذٰلِکَ مِنَ التَّنْوِيْهِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَعْظِيْمِ قَدْرِهِ الْعُلٰی مَا لَا يَخْفٰی، وَفِيْهِ مَعَ ذٰلِکَ أَنَّهٗ عَلٰی تَقْدِيْرِ مَجِيْئِهٖ فِي زَمَانِهِمْ يَکُوْنُ مُرْسَلًا إِلَيْهِمْ، فَتَکُوْنُ نُبُوَّتُهٗ وَرِسَالَتُهٗ عَامَّةً لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ إِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَکُوْنُ الْأَنْبِيَاءُ وَأُمَمُهُمْ کُلُّهُمْ مِنْ أُمَّتِهٖ. وَيَکُوْنُ قَوْلُهٗ ﷺ: وَبُعِثْتُ إِلَی النَّاسِ کَافَّةً. لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ فِي زَمَانِهٖ إِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ، بَلْ يَتَنَاوَلُ مَنْ قَبْلَهُمْ أَيْضًا.(۱)

امام سبکی اپنے ’فتاویٰ‘ میں لکھتے ہیں: بے شک (آخری) رسول تو صرف ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ (تاریخ بنی آدم میں) کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس سے اللہ تعالیٰ نے یہ پختہ عہد نہ لیا ہو کہ اگر حضرت محمد ﷺ اس کے زمانے میں مبعوث ہوئے تو وہ ان کی رسالت پر ضرور بالضرور ایمان لے آئے گا اور ان کے دین کی ضرور بالضرور نصرت کرے گا۔ مزید یہ کہ اپنی پوری اُمت کو بھی آپ ﷺ پر

---

(۱) السبکي في الفتاوی، ۱/۳۸۔

ایمان لانے اور آپ ﷺ کے دین کی مدد کرنے کی وصیت کرے گا۔

اس حکم میں آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا چرچا اور آپ ﷺ کی بلند قدر و منزلت مراد ہے جو کسی سے بھی مخفی نہیں ہے۔ مزید برآں (تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا پختہ عہد لیے جانے سے) یہ بھی مراد ہے کہ اگر آپ ﷺ کا اُن انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے میں تشریف لانا مقدر ہوتا تو آپ ﷺ اُن کی جانب بطور رسول ہی مبعوث ہوتے اور آپ ﷺ کی (تشریعی) نبوت و رسالت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر روزِ قیامت تک کی جمیع مخلوقات کے لیے لازم ہوتی، تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کی تمام اُمتیں آپ ﷺ کی اُمت شمار ہوتیں۔ آپ ﷺ کے اِس فرمان اقدس - 'مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' - کا یہ مطلب ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت صرف آپ ﷺ کے زمانۂ اقدس سے لے کر روزِ قیامت تک کے لیے ہی مختص نہیں، بلکہ آپ ﷺ سے قبل کے جمیع زمانوں کو بھی محیط ہے۔

أَسْمَاؤُهُ ﷺ الْمُبَارَكَةُ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ﴾

٤. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد اور اَحمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو (بالآخر) محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (حشر کے دن) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ١٢٩٩/٣، الرقم/٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ١٨٥٨/٤، الرقم/٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ١٨٢٨/٤، الرقم/٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ١٣٥/٥، الرقم/٢٨٤٠، ومالك في الموطأ، ١٠٠٤/٢، الرقم/١٨٢٣۔

سے آخر میں آنے والا) ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. (۱)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

ایک اور روایت میں حضرت جبیر بن معطم ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں، سب لوگ میری پیروی میں ہی (حشر کے دن) جمع کیے جائیں

---

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ۳/۱۲۹۹، الرقم/۳۳۳۹، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ٤/۱۸٥۸، الرقم/٤٦۱٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/۱۸۲۸، الرقم/۲۳٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۸۰، الرقم/۱٦۷۸۰۔

گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں اَحمد ہوں اور مقفّي (تمام انبیاء سے بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں (یعنی میری پیروی میں حشر کے دن سب جمع کیے جائیں گے) اور میں نبی التوبہ (جن کی

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ١٨٢٨/٤، الرقم/٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٥/٤، ٤٠٤، ٤٠٧، الرقم/١٩٥٤٣، ١٩٦٣٧، ١٩٦٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١١/٦، الرقم/٣١٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٦٥٩/٢، الرقم/٤١٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٧/٤، الرقم/٤٣٣٨.

بارگاہ میں توبہ قبول ہوتی ہے) اور نبی الرحمۃ ہوں۔

اِسے امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔(۱)

---

(۱) اس موضوع پر اَلْعَسَلُ النَّقِيّ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيّ ﴿اَسماے مصطفیٰ ﷺ﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے۔ تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مَا يَتَعَلَّقُ بِبَدْءِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتداءِ نبوت﴾

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى وَجَبَتْ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٦، الرقم/١٦٦٧٦، وأيضًا، ٥/٥٩، الرقم/٢٠٦١٥، وأيضًا، ٥/٣٧٩، الرقم/٢٣٢٦٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم/٣٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٥، الرقم/٤٢٠٩-٤٢١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٩، الرقم/٣٦٥٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٤٢-١٤٣، الرقم/١٢٣-١٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٢، الرقم/٤١٧٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢/٩٢، ١١٩، الرقم/١٢٥٧١، ١٢٦٤٦، وأيضًا، ٢٠/٣٥٣، الرقم/٨٣٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٢٢، ٩/٥٣، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/٤٨، الرقم/٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٧٤، الرقم/١٦٠٦، والخلال في السنة، ١/١٨٨، الرقم/٢٠٠، بإسناد صحيح، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم/٤١١، إسناده صحيح، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤٧، الرقم/٢٩١٨۔

لَکَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔

اِسے امام اَحمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں، انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) آپ نبوت کے

منصب پر کب فائز ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ اِس حدیث کی سند صحیح اور اس کے تمام رجال ثقات اور صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث عمدہ سند والی ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتٰی کُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ سَعْدٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی۔

اِسے امام حاکم، طبرانی اور ابو سعد نے اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰی أُخِذَ مِيْثَاقُکَ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا میثاق (یعنی وعدۂ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ ﷺ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِکَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى بِي، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ، وَكَذٰلِکَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ تَرَيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ...... فذكر مثله وزاد فيه: إِنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٧-١٢٨، الرقم/١٧١٩٠، ١٧٢٠٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم/٤١٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٣، الرقم/٦٤٠٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم/٤٠٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٦٨، الرقم/١٧٣٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٢-٢٥٣، الرقم/٦٢٩-٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٤، الرقم/١٣٨٥۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس وقت سے آخری نبی لکھا جا چکا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے، میں تمہیں اس کی تاویل بھی بتاتا ہوں: میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا (کا نتیجہ) ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور (اس کے علاوہ) اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔

اِسے امام اَحمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔ ...... پھر راوی نے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ اضافہ کیا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے وقت نور دیکھا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہوگئے۔

اِسے امام اَحمد، حاکم، ابن حبان اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ،

دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢/١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ٦١/٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَاحِدُ أَسَانِيْدِ أَحْمَدَ، رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ، وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

(١) أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب ذكر كتبه الله جل وعلا عنده محمدا ﷺ خاتم النبيين، ١٤/٣١٢-٣١٣، الرقم/٦٤٠٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم/٤١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٣، الرقم/٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٩٠، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/٤٨-٤٩، الرقم/ ٩-١٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٩، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٣، والطبري في جامع البيان، ٢٨/٨٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٨٥، وأيضًا في البداية والنهاية، ٢/٣٢١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥١٢، الرقم/٢٠٩٣، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣.

ایک اور روایت میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے (مرحلۂ تخلیق میں) تھے۔ میں تمہیں اِس کی تفصیل بتاتا ہوں کہ میں اپنے جدِ امجد اِبراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں جو اُنہوں نے مانگی: ﴿وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ﴾ 'ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما'۔ اور میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی بشارت ہوں، اُنہوں نے فرمایا: ﴿وَمُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوۡلٍ يَّأۡتِيۡ مِنۡۢ بَعۡدِي اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ﴾ 'اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے'۔ اور میں اپنی والدہ کا خواب ہوں جو اُنہوں نے دیکھا کہ اُنہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا ہے جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔

اسے امام ابن حبان، حاکم، طبرانی، ابو نعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام اَحمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے سعید بن سوید کے، اُنہیں امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

٧. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَشَّرَ بِي عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي، خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

خالد بن معدان، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ذات کی (حقیقت) کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم/٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٨٣-٨٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٧٠، ٣/٣٤٥-٣٤٦، وذكره القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢/١٣١، والطبري في جامع البيان، ١/٥٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦١، والسمرقندي في بحر العلوم، ٣/٤٢١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٨، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ١/٢٨، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣٠٢۔

ماجدہ نے اپنے بدن سے ایسا نور نکلتے ہوئے دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات تک روشن ہو گئے تھے۔

اِسے امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

ذِكْرُهُ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ

﴿تورات وانجیل میں حضور ﷺ کا ذِکرِ جمیل﴾

٨. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (وفي رواية: اَلرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ) فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰی رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ - قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلٰی أَهْلِهٖ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِکَ، ثُمَّ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ١/٤، الرقم/٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/١٣٩، الرقم/١٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣٢، الرقم/٢٦٠٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/٢١٦-٢١٩، الرقم/٣٣ وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٢١، الرقم/٩٧١٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٢، الرقم/٤٨٤٣، وابن منده في الإيمان، ٢/٦٨٩، الرقم/٦٨١، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٨-٧٥٦، الرقم/١٤٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، الرقم/٧٧٤٩٩، وابن راهويه في المسند، ٢/٣١٦-٣١٤، الرقم/٨٤٠۔

يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيْجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، ...... فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ، حَتّٰى أَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ، وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلٰى مُوْسٰى عليه السلام، يَا لَيْتَنِي فِيْهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ إِلَّا عُوْدِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا پاکیزہ اور سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے اُس کی تعبیر (حقیقت میں بھی) صبحِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی، پھر

آپ ﷺ کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ ﷺ غارِ حراء میں خلوت فرمانے لگے۔ آپ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کافی دنوں تک عبادت فرماتے رہتے، اور کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیتیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جبکہ آپ ﷺ غارِ حراء ہی میں تھے۔ ...... پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں۔ انہوں نے دورِ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر لی تھی، اور اُنہوں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے توفیق دی انجیل کو عبرانی میں لکھا اور وہ اس وقت بوڑھے نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔ ورقہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے بتا دیا۔ ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہی تو وہ فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں ان دنوں جوان ہوتا، اے کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جبکہ آپ کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میری قوم مجھے نکالے گی؟ ورقہ نے کہا: جی ہاں! جب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کی طرح شریعت لے کر آیا تو اس کے ساتھ عداوت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَرَزَ سَمِعَ مَنْ يُنَادِيْهِ: يَا مُحَمَّدُ ...... أَتٰی وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: أَبْشِرْ ثُمَّ أَبْشِرْ ثُمَّ أَبْشِرْ، فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ الرَّسُوْلُ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيْسٰی بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ أَحْمَدُ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، وَلَيُوْشِكُ أَنْ تُؤْمَرُ بِالْقِتَالِ، وَلَئِنْ أُمِرْتَ بِالْقِتَالِ وَأَنَا حَيٌّ لَأُقَاتِلَنَّ مَعَكَ، فَمَاتَ وَرَقَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ الْقِسَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ خُضْرٌ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں حضرت ابو میسرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اعلانِ نبوت سے قبل) جب (عبادت کے لیے) باہر تشریف لے جاتے تو ایک (غیبی) ندا دینے والے کی آواز سنتے، وہ کہتا: یا محمد! پھر آگے حدیث بیان کی۔ پھر آپ ﷺ ورقہ بن نوفل کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا تو ورقہ نے کہا: آپ کو خوشخبری ہو، پھر خوشخبری ہو،

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۲۹-۳۳۰، الرقم/۳٦۵۵۵۔

پھر خوشخبری ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ وہی رسول ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی کہ میرے بعد ایک رسول آئیں گے جن کا نام اَحمد ہے، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اَحمد ہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی محمد ہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ہیں، اور قریب ہے کہ آپ کو جہاد کا حکم دیا جائے، اور اگر آپ کو جہاد کا حکم دیا گیا اور میں زندہ ہوا تو میں ضرور بالضرور آپ کی معیت میں جہاد کروں گا۔ پھر ورقہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اُس راہب کو جنت میں دیکھا ہے اور اُس نے سبز لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلٰى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيْثَهُ. قَالَ النَّجَاشِيُّ: أَشْهَدُ أَنَّهُ

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك، ٣/٢١٢، الرقم/٣٢٠٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٣، الرقم/٥٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٥٠، الرقم/٦٨٢٢، وذكره العظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٢٨٨۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام، وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهٗ حَتّٰى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ شاہ نجاشی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے بھی بشارت دی تھی اگر میں اپنی ریاستی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو خود بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اُن کے نعلین مبارک اُٹھانے کی سعادت حاصل کرتا۔

اِسے امام ابو داود، عبد بن حمید اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَزَادَ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ: قَالَ النَّجَاشِيُّ: يَا مَعْشَرَ الْحَبَشَةِ وَالْقِسِّيْسِيْنَ وَالرُّهْبَانِ، وَاللهِ، مَا يَزِيْدُوْنَ عَلَى الَّذِي نَقُوْلُ فِيْهِ، مَا يَسْوٰى هٰذَا. مَرْحَبًا بِكُمْ وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهٖ، أَشْهَدُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ، فَإِنَّهُ الَّذِي نَجِدُ فِي الإِنْجِيْلِ، وَأَنَّهُ الرَّسُوْلُ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام. اِنْزِلُوْا حَيْثُ شِئْتُمْ، وَاللهِ، لَوْلَا مَا أَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ،

لَأَتَيْتُهُ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا أَحْمِلُ نَعْلَيْهِ وَأُوَضِّئُهُ.[1]

قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

امام احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے اِن الفاظ کا اضافہ بیان کیا:

شاہ نجاشی نے کہا: اے گروہ حبشہ! اے پادریو! اے راہبو! بخدا اُنہوں نے (یعنی اَصحابِ رسول نے) اِس چیز میں ذرّہ بھر اضافہ نہیں کیا جس کے ہم (پہلے ہی) قائل ہیں۔ تمہیں خوش آمدید، اور انہیں مرحبا جن کے پاس سے تم آئے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور وہ رسول وہی ہیں جن کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں اور وہ رسول وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دی تھی۔ تم جہاں ٹھہرنا چاہتے ہو، ٹھہرو۔ بخدا! اگر مجھ پر اِس ملک کی بادشاہت کی ذمہ داری نہ ہوتی تو میں اُن کے جوڑے اُٹھاتا اور اُنہیں وضو کراتا۔

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٦١، الرقم/٤٤٠٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٥٠، الرقم/٣٦٦٤٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٣٨، الرقم/٣٢٠٨۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٨، الرقم/٣٦١٧۔

مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام يُدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ: فَقَالَ: أَبُوْ مَوْدُوْدٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تورات میں حضور نبی اکرم ﷺ کی توصیف مذکور ہے اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توصیف بھی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں: امام ابو مودود کہتے ہیں: روضۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١١. عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: قَالَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ: نَجِدُهُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ، لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا صَخَّابٌ بِالْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يُكَبِّرُوْنَ اللهَ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، وَيَحْمَدُوْنَهُ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ، يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ، وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى أَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ

١١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٦، الرقم/٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٨٨.

السَّمَاءِ، صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجِرُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب (الاحبار) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے یہ چیز (اپنی سابقہ آسمانی کتابوں میں) لکھی ہوئی پائی کہ محمد رسول اللہ ﷺ (کی صفاتِ عالیہ میں سے ہے کہ آپ ﷺ) تندخو ہیں نہ سخت دل، نہ بازاروں میں آوازیں کسنے والے ہیں، اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (دشمنوں کو بھی) بخش دینے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے اور بلند جگہوں پر اُس کی کبریائی بیان کرنے والے ہیں، اور وہ ہر جگہ اس کی حمد کرتے ہیں، اور اپنے تہہ بند ٹخنوں سے اُوپر رکھتے ہیں، اور اپنے ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر (پانی سے) وضو کرتے ہیں، ایک پکارنے والا (مؤذن نماز کے لیے) فضا میں انہیں پکارتا ہے، ان کی جہاد کے لیے صف بندی اور نماز کے لیے کی جانے والی صف بندی ایک جیسی ہے۔ رات کے وقت ان کے قرآن پڑھنے کی آواز شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی ہے۔ آپ ﷺ کا مقام ولادت با سعادت مکہ معظّمہ اور مقام ہجرت مدینہ منورہ ہوگا اور آپ ﷺ کی (اُمت کی) حکمرانی شام میں بھی ہوگی۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِي السَّطْرِ الْأَوَّلِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ، لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ، وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ. وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، رُعَاةُ الشَّمْسِ، يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا، وَلَوْ كَانُوْا عَلٰى رَأْسِ كُنَاسَةٍ، وَيَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَوْسَاطِهِمْ، وَيُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ، وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَأَصْوَاتِ النَّحْلِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ذکوان بن ابی صالح، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آسمانی کتب میں آپ ﷺ کی صفات عالیہ یوں درج تھیں) پہلی سطر میں ہی یہ لکھا ہوا تھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

١٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٧، الرقم/٧، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٣/٥٧٦۔

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) وہ میرے چنے ہوئے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ نہ وہ تند خو ہیں، نہ سخت دل اور نہ ہی بازاروں میں آوازے کسنے والے ہیں، وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے، بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (جانی دشمنوں کو بھی) بخش دیتے ہیں، آپ ﷺ کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور مقام ہجرت مدینہ منورہ ہوگا، اور آپ ﷺ کا اقتدار شام میں بھی ہوگا۔ دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہوں گے، وہ خوشحالی اور تنگدستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، وہ ہر (حال میں) ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، اور ہر بلند مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے، وہ (عبادات کی خاطر) سورج (کے اوقات) کی نگہبانی کرنے والے ہوں گے، خواہ وہ کسی بھی جگہ پر ہوں، اور وہ نماز اس وقت ادا کریں گے جب اس کا وقت ہو جائے گا، اپنے تہہ بند ٹخنوں سے اوپر رکھتے ہوں گے، (وضو کے لیے) اپنے چہروں اور ہاتھ، پاؤں کو دھونے والے ہوں گے، اور رات کے وقت فضاء میں ان کی (قرآن پڑھنے کی) آوازیں شہد کی مکھیوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ

١٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٧، الرقم/٨، ١/١٨٥-١٨٦، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٣/٥٧٦۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ ﷺ: نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ، وَيُهَاجِرُ إِلٰى طَابَةَ، وَيَكُوْنُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ، وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُكَافِيءُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ سَرَّاءَ وَضَرَّاءَ، وَيُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ، وَيَأْتَزِرُوْنَ فِي أَوْسَاطِهِمْ، يُصَفُّوْنَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يُصَفُّوْنَ فِي قِتَالِهِمْ، دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُسْمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت کعب الاحبار ﷺ سے پوچھا کہ وہ تورات میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بیان کی گئیں صفات کو کیسے پاتے ہیں؟ حضرت کعب ﷺ نے فرمایا: ہم تورات میں آپ ﷺ کا اسمِ گرامی محمد بن عبد اللہ پاتے ہیں، اور یہ کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے، طابہ یعنی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریں گے، آپ ﷺ کی حکومت شام میں بھی ہوگی، آپ ﷺ فحش گو اور بازاروں میں آوازیں کسنے والے نہیں ہوں گے۔ آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف فرما دیں گے اور (جانی دشمنوں کو بھی) بخش دیں گے، آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ بہت زیادہ حمد کرنے والے

ہوں گے، وہ خوشی اور مصیبت (ہر دو حالتوں) میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، اور ہر بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں گے، وہ اپنی اطراف (چہرہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ) کا وضو کریں گے، ٹخنوں کے اوپر تک تہہ بند باندھتے ہوں گے، نماز میں ویسے ہی صفیں بنائیں گے جیسا کہ میدانِ جہاد میں بناتے ہوں گے، ان کی مساجد میں ان کے قرآن پاک پڑھنے کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہوگی، ان کو (نماز کے لیے) ندا دینے والے (یعنی مؤذن) کی آوازیں ہر طرف فضاؤں میں سنائی دیں گی۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: كُلَّمَا رَأَيْتُ وَسَمِعْتُ إِذَا يَهُوْدِيٌّ بِيَثْرِبَ يَصْرَخُ ذَاتَ غَدَاةٍ: يَا مَعْشَرَ يَهُوْدٍ، فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ. قَالُوْا: وَيْلَکَ مَا لَکَ؟ قَالَ: طَلَعَ نَجْمُ أَحْمَدَ الَّذِي وُلِدَ بِهِ

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٤، الرقم/٦٠٥٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١١٠، وابن إسحاق في السيرة، ٢/٦٣، الرقم/٦٣، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٣١٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٢١٦، الرقم/٤٥٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/١٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٦٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧٨، والحلبي في السيرة، ١/١١٢۔

فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا اور سنا کہ ایک یہودی یثرب (موجودہ مدینہ منورہ) میں چلّا چلّا کر کہہ رہا تھا: اے گروہ یہود! (اس آواز پر) وہ سارے اس کے پاس جمع ہو گئے اس وقت میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا: اس اَحمد (نبی آخر الزمان ﷺ) کا ستارا طلوع ہوگیا ہے جس کی آج رات ولادت ہوئی ہے۔

اسے امام حاکم، ابن اسحاق اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهٖ وَرُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوْحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلٰى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالٰى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ

١٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٠٨/٣، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٢٥٨/٢-٢٥٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٣٢/٦، والمناوي في فيض القدير، ٤٣٧/٣۔

إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، صِفَتِي مَهْدِيٌّ لَا يَتَشَعَّبُ شَعْبَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا، قَدْ أَخَذَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِالنُّبُوَّةِ مِيْثَاقِي، وَبِالإِسْلَامِ عَهْدِي. وَبُشِّرَ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ذِكْرِي. وَبَيَّنَ كُلُّ نَبِيٍّ صِفَتِي. تُشْرِقُ الْأَرْضُ بِنُوْرِي. وَالْغَمَامُ لِوَجْهِي. وَعَلَّمَنِي كِتَابَهُ، وَرَوٰى بِي سَحَابَهُ، وَشَقَّ لِي اسْمًا مِنْ أَسْمَائِهٖ، فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَوَعَدَنِي يُحِبُّوْنِي بِالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي أَوَّلَ شَافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ قَرْنٍ لِأُمَّتِي، وَهُمُ الْحَمَّادُوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اُس وقت کہاں تھے، جب آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ (ابن عباس) بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا: یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان (یعنی آدم علیہ السلام) کی صُلب میں تھا اور اپنے باپ نوح علیہ السلام کی صُلب میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا اور ابراہیم علیہ السلام کی صُلب میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء و اجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صُلبوں سے پاک

رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ میرا وصف ہدایت یافتہ ہونا ہے اور جب بھی دو قومیں بنیں تو میں اُن میں سے بہتر قوم میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے بھی میری نبوت اور دینِ اسلام (یعنی مجھ پر ایمان لانے اور میری مدد و نصرت) کا میثاق و عہد لیا۔ تورات و انجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی ۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور سے زمین روشن ہوتی ہے، اور میرے چہرے سے بادل چمک پاتے ہیں۔ اُس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے اپنی کتاب سکھائی، میری برکت سے بادلوں کو سیرابی ملی، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنیٰ میں سے نام عطا کیا، سو وہ عرش والا (ربّ) محمود ہے اور میں محمد ہوں، (اللہ تعالیٰ نے) میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ لوگ حوض اور کوثر کی وجہ سے مجھ سے محبت کریں گے، اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنائے گا، میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی اُمت کے بہترین زمانے میں پیدا فرمایا، میری اُمت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔

اِسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے جبکہ ابن کثیر اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۱۶. عَنْ کَعْبِ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ (آدَمُ): أَيْ بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ

۱۶: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۳/۲۸۱، وذکره السّيوطي في الخصائص الکبری، ۱/۱۲-۱۳۔

فَاذْكُرْ إِلٰى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهٗ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ، فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلٰى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلٰى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلٰى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبٰى، وَعَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَعَلٰى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ. فَأَكْثِرْ ذِكْرَهٗ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهٗ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ.

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے فرمایا: میرے بیٹے، تم جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کا بھی ذکر کیا کرو، بے شک میں نے ان کا نام عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا ہے۔ اس وقت میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا کہ میں نے تمام آسمانوں کا گھوم کر مشاہدہ کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جس میں، میں نے اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو۔ بے شک میرے رب نے مجھے جنت میں سکونت عطا

فرمائی تو میں نے خوبصورت آنکھوں والی حوروں کے حلقوم پر، جنت کے گھنے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا۔ سوتم کثرت سے اُن کا ذکر کیا کرو، بے شک فرشتے ہر گھڑی اُن کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

اِسے امام ابن عساکر نے روایت کیا اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

إِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمَعَ لَهُ ﷺ الْخُلَّةَ وَالْمَحَبَّةَ

﴿اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے لیے مقامِ خُلّت اور مقامِ محبوبیت کو جمع فرما دینا﴾

١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! میں ہر خلیل کی خلت سے بری ہوتا ہوں، اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔ بے شک تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ؓ، باب فضائل أبي بكر الصديق ؓ، ٤/١٨٥٦، الرقم/(٤) ٢٣٨٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أبي بكر الصديق ؓ، ٥/٦٠٦، الرقم/٣٦٥٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٦، الرقم/٨١٠٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي بكر الصديق ؓ، ١/٣٦، الرقم/٩٣۔

اِسے امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ تعالى. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک تمہارے صاحب خلیل اللہ ہیں۔

اِسے امام اَحمد، ابو یعلی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تعالى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُحَمَّدٌ (ﷺ) سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾.

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۹۵، الرقم/۳۷۵۰-۳۷۵۳، وأبو يعلى في المسند، ۹/۲۳۶، الرقم/۵۳۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۳۳۵، الرقم/۶۴۲۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۲۴، الرقم/۱۰۵۴۶، والشاشي في المسند، ۲/۲۷۰، الرقم/۸۴۴۔

وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنَّ مُحَمَّدًا أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، اور تمہارے صاحب بھی خلیل اللہ ہیں۔ محمد (ﷺ) روزِ قیامت اولادِ آدم کے سردار ہوں گے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ ’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا‘۔

ایک روایت میں ہے کہ بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہیں۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ، طیالسی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٠، الرقم/٣١٦٨٥، والطيالسي في المسند، ١/٣٤، الرقم/٢٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٢، الرقم/١٠٢٥٦، والقزويني في التدوين، ٤/٧٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٥۔

يُتَوَفّٰى: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَنِي خَلِيْـلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْـلًا.(۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

ایک روایت میں حضرت جندب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کے وصال سے قبل فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے ابراہیم علیہ السلام کو بنایا۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ، حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا أَنَّ اللهَ تَعَالَى اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْـلًا،

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۵۹۹، الرقم/۴۰۱۸، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ۲/۷۰۵۔

۱۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۷، الرقم/۳۶۱۶، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ۱/۳۹، ۴۲، الرقم/۴۷، ۵۴۔

اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمَ. وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللهِ، وَكَلِمَتُهُ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ، فَيَفْتَحُ اللهُ لِي، فَيُدْخِلُنِيْهَا، وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لے آئے جب اُن کے قریب پہنچے تو اُنہیں (انبیائے سابقین کے بارے میں) باہم گفتگو کرتے سنا۔ آپ ﷺ نے اُن کی باتیں سنیں۔ اُن میں سے بعض نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا خوب اپنا خلیل بنایا۔

دوسرے نے کہا: یہ موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ اِسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لے آئے، سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں، بے شک وہ ایسے ہی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں، بے شک وہ بھی اِسی طرح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا، وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا۔ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا۔ میں اوّلین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا۔

اِسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَمُوْسٰى نَجِيًّا، وَاتَّخَذَنِي حَبِيْبًا،

ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُوْثِرَنَّ حَبِيْبِي عَلٰى خَلِيْلِي وَنَجِيْبِي. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام و سرگوشی کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی! میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل و نجیب پر ترجیح و فوقیت دوں گا۔

اِسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور امام سیوطی و ہندی نے بیان کیا ہے۔

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فصل في برائة نبينا ﷺ في النبوة، ٢/١٨٥، الرقم/١٤٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٢، الرقم/١٧١٦، وذكره السيوطي في الفتح الكبير، ١/٢٩، وأيضًا في جامع الأحاديث، ١/٢٩، الرقم/١٦٩، والهندي في كنز العمال، ١/٢٢٧٨، الرقم/٣١٨٩٣، والمناوي في فيض القدير، ١/١٠٩۔

سَعَةُ عِلْمِهِ ﷺ وَكَمَالُ مَعْرِفَتِهِ

﴿حضور ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت﴾

١٩. عَنْ حُذَيفَةَ ﷺ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِکَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهٖ، حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ، قَدْ عَلِمَهٗ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ، وَإِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ، فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهٗ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهٗ.

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب وكان أمر الله قدرًا مقدورًا، ٦/٢٤٣٥، الرقم/٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم/٢٨٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٥، الرقم/٢٣٣٢٢، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٤، الرقم/٤٢٤٠، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري ﷺ في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم/٢١٩١، والبزار في المسند، ٧/٢٣١، الرقم/٢٨٠٦۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کے قیام فرما ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔ اس واقعہ کو میرے دوست احباب جانتے ہیں، بعض چیزوں کو میں بھول گیا تھا لیکن جب میں انہیں رُونما ہوتے دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہیں؛ جس طرح کوئی شخص کسی شخص کا چہرہ بھول جاتا ہے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. (١)

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ١١٦٦/٣، الرقم/٣٠٢٠۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو وہ بھول گیا۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۰. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.

۲۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم/٢٨٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٦، الرقم/٢٣٣٢٩، والبزار في المسند، ٧/٢٢٢، الرقم/٢٧٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٢، الرقم/٨٣١١، والطيالسي في المسند، ١/٥٨، الرقم/٤٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٩١٢، الرقم/٩٩٦، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٨٩، الرقم/٤٥٨۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ والْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَنْدَه وَالطَّيَالِسِيُّ. وَقَالَ ابْنُ مَنْدَه: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی تھی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہلِ مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟

اِسے امام مسلم، اَحمد، بزار، حاکم، ابن مندہ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ ابن مندہ نے کہا: اس کی اسناد صحیح ہے۔[1]

(۱) حضور نبی اکرم ﷺ کے علم کے موضوع پر ﴿اَلْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّة فِي الْعُلُوْمِ النَّبَوِيَّة﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

إِخْبَارُهُ عَنِ الْأُمُوْرِ الْغَيْبِيَّةِ بِدُوْنِ وَحْيِ الْقُرْآنِ

﴿حضور ﷺ کا قرآنی وحی کے بغیر اُمورِ غیبیہ کی اِطلاع فرمانا﴾

۲۱. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور تم ضرور بالضرور ان کے خزانوں

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرب خدعة، ۳/۱۱۰۲، الرقم/۲۸۶٤، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۲۵، الرقم/۳٤۲۲-۳٤۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/۲۲۳٦-۲۲۳۷، الرقم/۲۹۱۸۔

کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبر دار ہو جاؤ! فتنہ ادھر ہے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہیں سے شیطان کا گروہ ظاہر ہو گا (بعدازاں

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٥، الرقم/٣١٠٥، وأيضًا في كتاب المناقب، باب نسبة اليمن إلى إسماعيل، ٣/١٢٩٣، الرقم/٣٣٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/٢٢٢٩، الرقم/٢٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٣، الرقم/٥٤٢٨، ومالك في الموطأ، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في المشرق، ٢/٩٧٥، الرقم/١٧٥٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٥، الرقم/٦٦٤٩۔

خوارج کا گروہ اسی سمت سے نکلا تھا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔[۱]

(۱) حضور نبی اکرم ﷺ کے علم کے موضوع پر ﴿اَلْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّة فِي الْعُلُوْمِ النَّبَوِيَّة﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

إِنَّ قَلْبَهُ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ

﴿حضور ﷺ کے قلبِ اَطہر کا نیند میں بھی بیدار رہنا﴾

۲۳. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التهجد، باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره، ۱/۳۸۵، الرقم/۱۰۹٦، وأيضًا في كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ۲/۷۰۸، الرقم/۱۹۰۹، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل، ۱/۵۰۹، الرقم/۷۳۸، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ۲/۴۰، الرقم/۱۳۴۱، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في وصف صلاة النبي ﷺ بالليل، ۲/۳۰۲، الرقم/۴۳۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۱۵۹، الرقم/۳۹۳، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الليل، باب صلاة النبي ﷺ في الوتر، ۱/۱۲۰، الرقم/۲٦۳۔

رَسُوْلَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے، اُن کو ادا کرنے کے حُسن و طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ دوسری مرتبہ پھر چار رکعت پڑھتے، اُن کو ادا کرنے کے حُسن و طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها لَيْلَةً. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا، يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ، وَقَامَ يُصَلِّي،

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب التخفيف في

فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي، فَآذَنَهٗ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهٗ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ. قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنِّيْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ﴾ [الصافات، ٣٧/١٠٢].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ اُم المومنین حضرت میمونہ ﷺ کے پاس رات گزاری تو حضور نبی اکرم ﷺ نے قیام اللیل

...... الوضوء، ١/٦٤، الرقم/١٣٨، وأيضًا في كتاب الآذان، باب وضوء الصبيان، ١/٢٩٣، الرقم/٨٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٧، الرقم/٧٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل، ١/٤٥١، الرقم/٢٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب الأمر بالوضوء من القوم، ١/٢١٥، الرقم/٤٤٢۔

فرمایا۔ جب رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے مختصر وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ (حضرت عمرو (راوی حدیث) وضو میں تخفیف اور پانی کے قلیل استعمال کو بیان کیا کرتے تھے)۔ (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور پھر آ کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز ادا فرمائی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز (فجر) کے لیے بلانے والا خادم حاضر ہوا تو آپ ﷺ اُس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہیں فرمایا۔ ہم نے حضرت عمرو سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ حضرت عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ﴾ 'میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا. قَالَ: وَصَفَ وُضُوْءَهٗ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهٗ وَيُقَلِّلُهٗ. قَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: فَقُمْتُ، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَصَلّٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ، فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ ایک رات اپنی خالہ اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے، رات کو حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور ایک پرانی لٹکی ہوئی مشک سے مختصر وضو فرمایا۔ حضرت ابن عباس نے اختصارِ وضو کی تشریح میں بتایا کہ آپ نے وضو میں کم پانی استعمال کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اُٹھا اور اُٹھ کر میں نے بھی وہی کچھ کیا جو

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٨، الرقم/٧٦٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٢٣، الرقم/١٤٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٢٢، الرقم/٥٩٦۔

آپ ﷺ نے کیا تھا، پھر میں (نماز کے لیے) آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے مجھے پیچھے کی جانب سے دائیں طرف کھڑا کر دیا، نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ کو نمازِ (فجر) کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے جا کر بغیر (نیا) وضو کیے فجر کی نماز پڑھا دی۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ (نیند سے بیداری کے بعد) بغیر وضو کے نماز پڑھانا صرف آپ ﷺ کا خاصہ ہے کیونکہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

اِسے امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَامَ حَتّٰى سُمِعَ لَهُ غَطِيْطٌ، فَقَامَ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. فَقَالَ عِكْرِمَةُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَحْفُوْظًا. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استراحت فرما ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲٤٤، الرقم/۲۱۹٤، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۲۰۹، الرقم/٦۱٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۲۱۔

خراٹوں کی آواز بھی سنی گئی، پھر بیدار ہوئے اور تازہ وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔ حضرت عکرمہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے سے محفوظ تھے (کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل جاگتا تھا)۔

اِسے امام احمد اور ابنِ حمید نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوْحٰى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ. وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوْا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ. فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ، وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ. فَتَوَلَّاهُ

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب كان النبي ﷺ تنام عينه ولا ينام قلبه، ٣/١٣٠٨، الرقم/٣٣٧٧، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب قوله: وكلّم الله موسٰى تكليمًا، ٦/٢٧٣٠، الرقم/٧٠٧٩، وابن منده في الإيمان، ٢/٧١٥، الرقم/٧١٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٢، الرقم/١٣١٦٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٤٩٨۔

جِبْرِيْلُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجد حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آئے اور آپ ﷺ مسجد حرام کے اندر محوِ خواب تھے۔ اُن میں سے ایک کہنے لگا، وہ کون ہیں؟ دوسرے فرشتے نے کہا: وہ اُن میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، اُن کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہوگئے اور اُنہیں دیکھا نہیں گیا۔ یہاں تک کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن آپ ﷺ کا قلب اطہر نہیں سوتا تھا جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔

اِسے امام بخاری اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما **يَقُوْلُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا، فَاضْرِبُوْا لَهُ**

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم/٦٨٥٢۔

مَثَلًا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا، وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً، وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ، وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، فَقَالُوْا: أَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ استراحت فرما رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ (ان کی) آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے ان صاحب کی ایک مثال ہے لہٰذا وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں، دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: ان کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا، اس میں دستر خوان بچھایا اور بلانے والے کو (لوگوں کی طرف) بھیجا۔ جس نے دعوت قبول کر لی وہ گھر میں

داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجئے تاکہ بات سمجھ میں آ جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے (مگر) دل بیدار رہتا ہے۔ انہوں نے کہا: گھر سے مراد جنت ہے اور بلانے والے سے محمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نافرمانی کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد مصطفیٰ ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لِتَنَمْ عَيْنُکَ، وَلْتَسْمَعْ أُذُنُکَ، وَلْيَعْقِلْ قَلْبُکَ. قَالَ: فَنَامَتْ عَيْنَايَ، وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَعَقَلَ قَلْبِي. قَالَ: فَقِيْلَ لِي: سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا، فَصَنَعَ مَأْدُبَةً، وَأَرْسَلَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ، وَأَکَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ، لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ، وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ. قَالَ: فَاللهُ السَّيِّدُ. وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي. وَالدَّارُ الإِسْلَامُ، وَالْمَأْدُبَةُ

الْجَنَّةُ.(١)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت ربیعہ الجرشی بیان کرتے ہیں کہ کوئی آنے والا حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا: چاہیے کہ آپ کی چشم مقدس سو جائے اور کان مبارک سنیں اور قلب انور سمجھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھ سو گئی، کانوں نے سنا اور دل نے سمجھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا، پھر کھانا بنایا اور دعوت دینے والے کو دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ سو جس نے اس دعوت دینے والے کی دعوت پر لبیک کہا، وہ گھر میں داخل ہوا اور اُس کھانے سے کھایا، تو سردار اُس سے راضی ہوا۔ اور جس نے اس دعوت دینے والے کی دعوت کو جھٹلایا، وہ نہ گھر میں داخل ہوا، اور نہ ہی دستر خوان سے کھانا کھایا تو سردار اُس سے ناراض

(١) أخرجه الدارمي في السنن، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٨، الرقم/١١، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٦٥، الرقم/٤٥٩٧، والمروزي في السنة، ١/٣٤، الرقم/١٠٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى مختصرا، ١/١٩٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٦٠۔

ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سردار ہے، محمد ﷺ دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام ہے اور کھانا جنت ہے۔

اِسے امام دارمی، طبرانی اور مروزی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

۲۷. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت اَنس رضی الله عنه **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی چشمان مقدس سوتی تھیں اور آپ ﷺ کا قلب انور نہیں سوتا تھا۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، تفسير سورة الصافات، ۲/۴۶۸، الرقم/۳۶۱۴۔

اِلْتِفَاتُ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَعْظِيْمُهُمْ لَهُ لَا يَنْقُضُ صَلَاتَهُمْ وَلَا يَنْقُصُهَا

﴿نماز میں صحابہ کرام ﷺ کا حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ ﷺ کی تعظیم بجا لانے سے ان کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہونا﴾

٢٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحقّ بالإمامة، ١/٢٤٠، الرقم/٦٤٨، وأيضًا في كتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به، ١/٢٦٢، الرقم/٧٢١، وأيضًا في كتاب التهجد، باب من رجع القهقرى في صلاته، ١/٤٠٣، الرقم/١١٤٧، وأيضًا في كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/١٦١٦، الرقم/٤١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، ١/٣١٥-٣١٦، الرقم/٤١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٣، ١٩٦-١٩٧، ٢١١، الرقم/١٢٦٨٨، ١٣٠٥١، ١٣٠٥٣، والنسائي نحوه في السنن،

وَصَحِبَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ، لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ - جو حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے - فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اُس وقت آپ ﷺ کا چہرۂ انور قرآن کے اَوراق کی طرح (منور) لگ رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ مسکرائے۔ پھر آپ ﷺ کے دیدار

.... كتاب الجنائز، باب الموت يوم الاثنين، ٤/٧، الرقم/١٨٣١، وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/٥١٩، الرقم/١٦٢٤۔

(فرحت آثار) کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیتے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں، اِس لیے اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گئے تا کہ صف میں مل سکیں۔ لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کر لو۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اُسی روز آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ

۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من دخل ليؤمّ النّاس فجاء الإمام الأول فتأخّر الأوّل أو لم يتأخر جازت صلاته فيه عائشة عن النبي ﷺ، ۱/۲٤۲، الرقم/٦٥۲، وأيضًا في أبواب العمل في الصلاة، باب ما يجوز من التسبيح والحمد في الصلاة للرجال، ۱/٤۰۲، الرقم/۱۱٤۳، وأيضًا في باب التصفيق للنساء، ۱/٤۰۳، الرقم/۱۱٤٦، وأيضًا في باب الأيدي في الصلاة، ۱/٤۰۷، الرقم/۱۱٦۰، وأيضًا في أبواب السهو، باب الإشارة في الصلاة، ۱/٤۱٤، الرقم/۱۱۷۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم إذا تأخر الإمام، ۱/۳۱٦، الرقم/٤۲۱، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التصفيق في الصلاة، ۱/۲٤۷، الرقم/۹٤۰، والنسائي في السنن، كتاب آداب

إِلٰى أَبِي بَكْرٍ ﷛، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ، الْتَفَتَ، فَرَأٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷛ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... القضاة، باب مصير الحاكم إلى رعيته للصلح بينهم، ٨/٢٤٣، الرقم/٥٤١٣، وأيضًا في كتاب الإمامة، باب إذ تقدم الرجل من الرعية ثم جاء الوالي هل يتأخر، ٢/٧٧-٧٨ الرقم/٧٨٤، ومالك في الموطأ، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب الالتفات والتصفيق عند الحاجة في الصلاة، ١/١٦٣، الرقم/٣٩٠۔

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں (کسی مسئلہ پر) صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے تاکہ میں اقامت کہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی، دورانِ نماز رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صفِ اوّل میں جا کر کھڑے ہو گئے، لوگوں نے (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لیے) تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی اور جانب التفات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب تالیوں کی آواز زیادہ ہوگئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے (کن اَکھیوں سے) دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں (تو اُنہوں نے اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا) لیکن رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں امامت کا حکم دیا ہے۔ اِس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صفِ اَوّل کے برابر آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر امامت کرائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تم مصلّٰی پر کیوں نہ ٹھہرے رہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے امامت کرائے۔ اِس کے بعد رسول اللہ ﷺ

نے صحابہ کرام ﷡ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اِس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تالیاں بجاتے دیکھا؟ (آئندہ) اگر کسی کو نماز میں کوئی معاملہ پیش آئے تو (بلند آواز سے) سبحان اللہ کہے۔ چنانچہ جب کوئی سبحان اللہ کہے تو اُس کی طرف توجہ دی جائے، اور تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۰. عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُصَلِّي، فَدَعَاهُ. قَالَ: فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، قَالَ: فَقَالَ: مَا مَنَعَکَ أَنْ تُجِيْبَنِي؟ قَالَ: کُنْتُ أُصَلِّي. قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ ﷻ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

۳۰: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب تفسير القرآن، باب يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول إذا دعاکم لما يحييکم الخ، ٤/١٧٠٤، الرقم/٤٣٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٥٠، الرقم/١٥٧٦٨، وأبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب فاتحة الکتاب، ٢/٧١، الرقم/١٤٥٨، والنسائي في السنن، کتاب الافتتاح، باب تأويل قول الله: ولقد آتيناك سبعا من المثاني، ٢/١٣٩، الرقم/٩١٣، وأيضًا في السنن الکبرى، ١/٣١٧، الرقم/٩٨٥، وأيضًا، ٥/١١، الرقم/٨٠١٠، وأيضًا، ٦/٢٨٣، الرقم/١٠٩٨١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٨، الرقم/٨٦٢، وذکره ابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٠، وأيضًا، ٢/٥٥٨۔

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨/ ٢٤].

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو سعید بن المعلّٰی ﷺ کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اُنہیں بلایا۔ اُن کا بیان ہے کہ وہ نماز پڑھ کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے (بلانے پر) پاس آنے سے تمہیں کس شے نے روکے رکھا؟ وہ عرض گزار ہوئے: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ ’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو‘۔

اِسے امام بخاری اور اَحمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أُبَيُّ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلّٰى أُبَيٌّ، فَخَفَّفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَلَيْکَ السَّلَامُ، مَا مَنَعَکَ يَا أُبَيُّ، أَنْ تُجِيْبَنِي إِذْ دَعَوْتُکَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي کُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا أَوْحَی اللهُ إِلَيَّ أَنْ ﴿اسْتَجِيْبُوْا ِللهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا يُحْيِيْکُمْ﴾ [الأنفال، ٨/٢٤]، **قَالَ: بَلٰی، وَلَا أَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللهُ.**(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف تشریف لائے اور اُنہیں آواز دی: اے اُبی! اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کی طرف توجہ تو کی لیکن جواب نہ دیا۔ پھر مختصر نماز پڑھ کر آپ ﷺ کی

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٢، الرقم/٩٣٣٤، والترمذي في السنن، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل فاتحة الکتاب، ٥/١٥٥، الرقم/٢٨٧٥، والنسائي في السنن الکبری، ٦/٣٥١، الرقم/١١٢٠٥، والحاکم في المستدرك، ١/٧٤٥، الرقم/٢٠٥١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٧، الرقم/٨٦١، وذکره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٨، الرقم/٢٢٣٨، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٢٩۔

بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ، اے اُبی! جب میں نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز تمہیں مانع ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے میری طرف کی گئی اللہ تعالیٰ کی وحی میں یہ فرمان نہیں پایا: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ 'جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔ اُنہوں نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! ان شاء اللہ! آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

وَقَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي الصَّحِيْحِ: كَانَ الْجَوَابُ الْمَفْرُوْضُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُجِيْبُوْهُ، ﷺ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ عَالِمِيْنَ مُسْتَيْقِنِيْنَ أَنَّهُمْ فِي نَفْسِ فَرْضِ الصَّلَاةِ، إِذِ اللهُ ﷻ فَرَّقَ بَيْنَ

نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى وَبَيْنَ غَيْرِهٖ مِنْ أُمَّتِهٖ بِكَرَمِهٖ لَهٗ وَفَضْلِهٖ، بِأَنْ أَوْجَبَ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ أَنْ يُجِيْبُوْهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ، فِي قَوْلِهٖ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨/٢٤]، وَقَدْ قَالَ الْمُصْطَفٰى ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِأَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَمَّا دَعَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: أَلَمْ تَسْمَعْ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ أَوْ نَحْوَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾.(١)

امام ابن خزیمہ نے الصحیح میں ذکر کیا ہے: اُن (صحابہ کرام ﷺ) پر فرض تھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جواب دیں اگرچہ وہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوں اور یہ جانتے ہوئے اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ (جواب دیتے ہوئے بھی) عین فرض نماز میں ہیں، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو اپنے خصوصی فضل و کرم سے نواز کر آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اور آپ ﷺ کی اُمت کے دیگر افراد میں فرق واضح فرما دیا ہے۔ بایں طور کہ نمازیوں پر یہ واجب کیا ہے کہ

(١) ابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٢٢۔

وہ آپ ﷺ کو جواب دیں اگرچہ وہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوں، اپنے اِس قول میں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ ’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب ﷺ اور حضرت ابو سعید بن معلیٰ ﷺ کو فرمایا، جب آپ ﷺ نے اُن دونوں کو الگ الگ بلایا اور وہ نماز میں تھے اور اُنہوں نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو آیت مبارکہ مجھ پر نازل ہوئی ہے یا اِس طرح کے الفاظ فرمائے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ ’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔

وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيْحِ: اَلْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُجِيْبُوْهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي نَفْسِ الصَّلَاةِ لِقَوْلِ اللهِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال،

۸/۲٤]۔[1]

امام ابن حبان نے 'الصحیح' میں فرمایا: اُن (صحابہ کرام ﷡) پر واجب تھا کہ وہ (آپ ﷺ کے فرمان پر) لبیک کہیں۔ اگرچہ وہ نفسِ نماز کے اندر ہی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ**﴾ 'اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔

وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى: فَصَحَّ أَنَّ هٰذَا بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ لِامْتِنَاعِ أَبِي سَعِيْدٍ مِنْ إِجَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى أَتَمَّ الصَّلَاةَ. وَصَحَّ أَنَّ الْكَلَامَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُبَاحٌ فِي الصَّلَاةِ. هٰذَا خَاصٌّ لَهُ. وَفِيْهِ حَمْلُ اللَّفْظِ عَلَى الْعُمُوْمِ، وَإِجْمَاعُ أَهْلِ الإِسْلَامِ الْمُتَيَقَّنُ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهٖ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَلَا يَخْتَلِفُ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ خُصُوْمِنَا عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ عَامِدًا فِي صَلَاتِهٖ: اَلسَّلَامُ

(۱) ابن حبان في الصحيح، ٦/٤٠٦۔

عَلَيْکَ يَا فُـلَانُ، أَنَّ صَلَاتَهُ قَدْ بَطَلَتْ. وَبِاللهِ تَعَالَی التَّوْفِيْقُ.(١)

ابن حزم نے 'الْمُحَلّٰی' میں کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ نماز میں کلام کے حرام قرار دیے جانے کے بعد کا ہے، اور یہی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز مکمل ہونے تک جواب نہ دینے کی وجہ ہے، اور یہ بھی صحیح ہے کہ نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کلام کرنا مباح ہے، اور یہ بس آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اور اس میں لفظ کو عموم پر محمول کیا گیا ہے، (یعنی جب بھی تمہیں پکاریں۔ خواہ تم نماز پڑھ رہے ہو یا نہ پڑھ رہے ہو آپ ﷺ کی پکار پر جواب دینا فرض ہے۔) اور اہلِ اسلام کا اِس بات پر یقینی اِجماع ہے کہ نمازی اپنی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہتا ہے، اور ہمارے مخالف ہم عصر علماء کا بھی اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں جان بوجھ کر (حضور ﷺ کے علاوہ کسی کو) اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا فُلَانُ کہتا ہے تو اُس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور (سب نیکیوں کی) توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ أَيْضًا فِي 'الإِحْکَامِ': خُصَّ ﷺ دُوْنَ سَائِرِ

(١) ابن حزم في المحلی، ٤/٦-٧۔

النَّاسِ أَنْ يُكَلِّمَهُ الْمُصَلُّوْنَ إِذَا كَلَّمَهُمْ، وَلَا يَكُوْنَ ذٰلِكَ قَاطِعًا لِصَلَاتِهِمْ.(۱)

امام ابن حزم نے ’الإحکام‘ میں یہ بھی فرمایا: تمام لوگوں کے برعکس یہ صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے کہ نمازی آپ کے ساتھ ہم کلام ہو سکتے ہیں جبکہ آپ ﷺ اُن سے ہم کلام ہوں اور اِس سے اُن کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی۔

وَقَالَ الْآمِدِيُّ فِي ’الْإِحْكَامِ‘: قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ۸/۲٤]، إِنَّمَا كَانَ مَحْمُوْلًا عَلٰى وُجُوْبِ إِجَابَةِ النِّدَاءِ تَعْظِيْمًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهٖ فِي إِجَابَةِ دُعَائِهٖ، وَنَفْيًا لِلْإِهَانَةِ عَنْهُ، وَالتَّحْقِيْرِ لَهٗ بِالْإِعْرَاضِ عَنْ إِجَابَةِ دُعَائِهٖ لِمَا فِيْهِ مِنْ هَضْمِهٖ فِي النُّفُوْسِ، وَإِفْضَاءِ ذٰلِكَ إِلَى الْإِخْلَالِ بِمَقْصُوْدِ الْبِعْثَةِ، وَلَا يَمْتَنِعُ صَرْفُ الْأَمْرِ إِلَى الْوُجُوْبِ بِقَرِيْنَةٍ.(۲)

امام ابو الحسن علی بن محمد آمدی نے الإحکام میں فرمایا: اللہ تعالیٰ

(۱) ابن حزم في الإحكام، ۳/۲۹۳۔

(۲) الآمدي في الإحكام، ۲/۱۷۰۔

کے اِس فرمان - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ 'اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو' - سے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم بجا لاتے ہوئے اُن کی پکار پر لبیک کہنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی پکار پر لبیک کہنے سے بندہ اُس اہانت اور تحقیر سے بچ جاتا ہے جس کا امکان جواب نہ دینے کی صورت میں ہوتا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے دلوں میں آپ ﷺ کی عزت کم ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اُس مقصد کے پورا ہونے میں خلل پیدا ہو جاتا ہے جس کے لیے حضور ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اور یہاں ندا پر لبیک کہنے کے اَمر کو قرینہ کے ذریعے واجب سمجھنے لینے میں کوئی اَمر مانع نہیں ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي التَّحْقِيْقِ: وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ جَوَابَ الرَّسُوْلِ ﷺ وَاجِبٌ لَمْ تَبْطُلْ.(1)

علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب التحقیق میں فرمایا: جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ رسول مکرم ﷺ کو جواب دینا واجب ہے تو اِس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

---

(١) ابن الجوزي في التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/٤٢٢۔

وَذَكَرَ الْمُبَارَكَفُوْرِيُّ فِي تُحْفَةِ الْأَحْوَذِيِّ: قَالَ الطِّيْبِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ: دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ إِجَابَةَ الرَّسُوْلِ ﷺ لَا يُبْطِلُ الصَّلَاةَ كَمَا أَنَّ خِطَابَهُ بِقَوْلِكَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، لَا تَقْطَعُهَا. (١)

علامہ مبارکپوری نے ’تحفة الأحوذی‘ میں ذکر کیا: امام طیبی اور آپ کے علاوہ دوسرے ائمہ شوافع نے کہا ہے کہ یہ حدیث اِس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ نماز میں رسول مکرم ﷺ کو جواب دینا نماز کو باطل نہیں کرتا جیسا کہ آپ ﷺ کو مخاطب کر کے **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ** کہنا نماز کو نہیں توڑتا۔

قَالَ الإِمَامُ الْقَسْطَلَّانِيُّ: وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ يُخَاطِبُهُ بِقَوْلِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَلَا يُخَاطِبُ غَيْرَهُ. وَأَنَّهُ كَانَ يَجِبُ عَلٰى مَنْ دَعَاهُ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، أَنْ يُجِيْبَهُ، وَيَشْهَدُ لَهُ حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَلَمْ أُجِبْهُ ......، وَفِيْهِ: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالٰى: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾

---

(١) المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٨/١٤٤۔

[الأنفال، ٨/ ٢٤]، **فَإِجَابَتُهُ فَرْضٌ، يَعْصِي الْمَرْءُ بِتَرْكِهَا.**(١)

امام قسطلانی فرماتے ہیں: (آپ ﷺ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ) نمازی، نماز میں آپ ﷺ کو مخاطب کر کے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِيُّ** کہتا ہے جب کہ کسی دوسرے کو مخاطب نہیں کرسکتا۔ یہ خصوصیت بھی ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور آپ ﷺ اسے بلائیں تو اس پر واجب ہے کہ وہ حاضر ہو۔ اس پر حضرت ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں حاضر نہ ہوا۔ اس میں یہ ہے کہ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ﴿**اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ**﴾ 'جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ، دونوں) کی طرف فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو'؟ آپ ﷺ کے حکم پر حاضر ہونا فرض ہے اور اسے ترک کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

---

(١) القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٣٠٣۔

كَوْنُ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَزِيْرَيْهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَمَشْيِ الْمَلَائِكَةِ خَلْفَ ظَهْرِهِ ﷺ

﴿جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کا اَہلِ سماء کی طرف سے آپ ﷺ کے وزیر مقرر ہونے اور فرشتوں کا زمین پر ادباً اور تکریماً آپ ﷺ کے پیچھے چلنے کا بیان﴾

٣١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ.

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٦، الرقم/٣٦٨٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٢٩٠، الرقم/٣٠٤٧، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩٨، الرقم/٢٠٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٨٢، الرقم/٧١١١، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/١١٤۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔

اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: امْشُوْا أَمَامِي وَخَلُّوْا ظَهْرِي لِلْمَـلَائِكَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩٧-٣٩٨، الرقم/١٥٣١٦، والدارمي في السنن، باب ما أكرم به النبي ﷺ في بركة طعامه، ١/٣٥-٣٧، الرقم/٤٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١١٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٣٦، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٠٦، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٧٠، الرقم/٤٤٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٦، الرقم/٩٧۔

الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَرَوَاهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَحْمَدَ الْمُتَقَدِّمَةِ، وَرَوَاهُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ کے لیے نکلے تو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میرے سامنے چلو اور میری پشت کو ملائکہ کے لیے چھوڑ دو۔

اِسے امام اَحمد، دارمی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے **المعجم الکبیر** میں روایت کیا ہے۔ ایک اور طریق سے امام احمد کی روایت کی طرز پر بیان کیا ہے اور ایک ایسی سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشٰى مَشٰى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ وَتَرَكُوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ: لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهُ

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من كره أن يوطأ عقباه، ١/٩٠، الرقم/٢٤٦، وذكره الكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٦، الرقم/٩٧، والهندي في كنز العمال، ٧/٥٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٦١، والسيوطي في شرحه على سنن ابن ماجه، ١/٢٢، الرقم/٢٤٤.

مِنْ أَعْدَائِهِ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ ﷠ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے سامنے چلتے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کی سمت فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے (کیوں کہ وہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے)۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا: امام ابو نعیم نے فرمایا: فرشتے دشمنوں سے آپ ﷺ کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَمْشُوْنَ أَمَامَهُ إِذَا خَرَجَ، وَيَدَعُوْنَ ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٢، الرقم/١٤٢٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢١٨، الرقم/٦٣١٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥١٤، الرقم/٢٠٩٩، وذكره المناوي في فيض القدير، ٥/١٦١.

اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے سامنے چلتے تھے، اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے (یعنی فرشتے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے)۔

اِسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَخَلُّوْا ظَهْرَهُ لِلْمَـلَائِكَةِ.(۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے سامنے چلتے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا:

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب تفسير سورة السجدة، ٢/٤٤٦، الرقم/٣٥٤٤، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١/١٤٦، الرقم/٣٠٠، وذكره الخطابي في غريب الحديث، ١/٥٩٩۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، مَشَيْنَا قُدَّامَهُ، وَتَرَكْنَا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو ہم آپ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٢، الرقم/١٤٥٩٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٣١٣، الرقم/٧٧٥٢۔

اَلنَّهْيُ عَنْ إِكْثَارِ سُؤَالِهِ ﷺ تَوْقِيْرًا لَهُ

﴿حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اِحتراماً کثرتِ سوالات کی ممانعت﴾

٣٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ،

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٦٠، الرقم/٦٨٦٤، وأيضًا في كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال، ١/٢٠٠، الرقم/٢٠٠١، ٢٢٧٨، وأيضًا في كتاب العلم، باب حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١/٤٧، الرقم/٩٣، وأيضًا في الأدب المفرد/٤٠٤، الرقم/١١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٢، الرقم/٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم/١٢٦٨١، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٨٦، الرقم/٣٦٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٠٩، الرقم/١٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٧٢، الرقم/٩١٥٥۔

وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ ؓ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ.

قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا، پھر فرمایا: اس (قیامت) سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات رونما ہوں گے، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی

کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے آج مجھ سے پوچھ لے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں (کیوں کہ وہ منافق تھا)۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے سوال کرو، مجھ سے سوال کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے پر، اسلام کے سچا دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے برحق رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا، تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو (اتنی واضح شکل میں) کبھی نہیں دیکھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَذَكَرَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥/١٠١]، عَنِ السَّدِّيِّ أَنَّهٗ قَالَ: غَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ، فَقَامَ خَطِيْبًا، فَقَالَ: سَلُوْنِي، فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ، يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ، وَكَانَ يُطْعَنُ فِيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَدَعَاهُ لِأَبِيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَبَّلَ رِجْلَهٗ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِكَ نَبِيًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا. فَاعْفُ عَنَّا، عَفَا اللهُ عَنْكَ. فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى رَضِيَ.(١)

حافظ ابن کثیر اس فرمانِ باری تعالیٰ - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ ’اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور

(١) ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٠٥-١٠٦۔

تمہیں بری لگیں)‘ - کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ امام سدی سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ (منافقین کی طعن زنی پر خفا ہو کر) جلال میں آ گئے اور آپ ﷺ خطاب کے لیے قیام فرما ہوئے اور فرمایا: مجھ سے پوچھو! پس تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تمہیں (اسی جگہ) اس کے بارے میں بتا دوں گا۔ تو قریش کے قبیلہ بنوسُہم میں سے ایک شخص عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے جن کے نسب پر لوگ طعن زنی کرتے تھے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں شخص ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں (ان کے اپنے) باپ کے نام سے پکارا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک چوم کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے، آپ کے نبی ہونے اور اسلام کے سچا دین ہونے اور قرآن کے امام و راہنما ہونے پر راضی ہیں۔ ہمیں معاف فرما دیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مزید راضی ہو گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل عرض کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ناراضگی دور ہو گئی۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيءٌ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا

أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، قَالَ: فَمَا أَتٰى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ: غَطَّوْا رُؤُوْسَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِيْنٌ. قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ، فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. قَالَ: فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ، فَنَزَلَتْ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥/١٠١].(١)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے اصحاب سے کوئی (ناگوار) خبر پہنچی، آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی، میں نے آج کی طرح خیر اور شر کو کبھی (اس حالت میں) نہیں دیکھا، اگر تم اُن چیزوں کو جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور رؤو زیادہ۔ رسول

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: لا تسألوا عن أشياء إن تبدلكم تسؤكم، ٤/١٦٨٩، الرقم/٤٣٤٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٢، الرقم/(١٣٤) ٢٣٥٩۔

اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں آیا تھا۔ وہ سب سر جھکا کر خاموشی سے بیٹھ گئے اور اُن پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: (یا رسول اللہ!) ہم اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی مان کر راضی ہو گئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: پھر وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ 'اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُوْنِي. فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ: ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ، فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: إِنَّا نَتُوْبُ إِلَى اللهِ

وجلّ.(١)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا۔ جب لوگوں نے (ناپسندیدہ) سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ ﷺ جلال میں آ گئے اور فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو۔ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال کے آثار دیکھے تو عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٥٩، الرقم/٦٨٦١، وأيضًا في كتاب العلم، باب الغضب في الموعظة والتعليم، إذا رأى ما يكره، ١/٤٧، الرقم/٩٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٤، الرقم/٢٣٦٠۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَـلَاثاً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِـلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيءٍ، فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيءٍ فَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے سو حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ

٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ٢/٩٧٥، الرقم/١٣٣٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٥٠٨، الرقم/١٠٦١٥، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب وجوب الحج، ٥/١١٠، الرقم/٢٦١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٩، الرقم/٢٥٠٨۔

تین مرتبہ اس شخص نے یہی سوال کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (تم پر حج ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جو میں تمہیں بتاؤں، اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے (بلا تامل) چھوڑ دیا کرو۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

تَخْيِيْرُ اللهِ تَعَالٰى لَهُ ﷺ بَيْنَ الْقِيَامِ فِي الدُّنْيَا أَوِ السَّفَرِ إِلَى الْآخِرَةِ عِنْدَ وَفَاتِهِ

﴿اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو وقتِ وصال دنیا میں قیام یا سفرِ آخرت، دونوں کا اِختیار عطا کیے جانے کا بیان﴾

٣٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ: ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ﴾ [النساء،

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/١٦١٢، الرقم/٤١٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة رضي الله عنها، ٤/١٨٩٣ الرقم/٢٤٤٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/١٧٦، الرقم/٢٥٤٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/٥١٨، الرقم/١٦٢٠، ومالك في الموطأ، ١/٢٣٩، الرقم/٥٦٥۔

٤/٦٩]، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں: میں سنا کرتی تھی کہ کسی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا و آخرت دونوں میں سے کسی ایک کو اپنانے کا اختیار نہیں دے دیا جاتا۔ چنانچہ مرضِ وفات میں - جب کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے حلق مبارک میں کوئی چیز اٹکی ہوئی معلوم ہوتی تھی - میں نے سنا کہ حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ﴾ '(روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے'۔ میں سمجھ گئی کہ حضور ﷺ کو اختیار دے دیا گیا ہے (اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار فرمایا ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب دعاء النبي ﷺ: اللّٰهم الرفيق الأعلى، ٥/٢٣٣٧، الرقم/٥٩٨٨، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء اللّٰه أحب اللّٰه لقاءه، ٥/٢٣٨٧، الرقم/٦١٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة ؓ، ٤/١٨٩٤، الرقم/٢٤٤٤، وأحمد بن حنبل في

يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ: لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِي، غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهٗ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى. قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا، وَهُوَ صَحِيْحٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْکَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: اَللّٰهُمَّ، الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

امام ابن شہاب نے بیان کیا ہے: حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تندرستی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: کسی نبی کی اُس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی یہاں تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا نہ دیا گیا ہو اور پھر اُسے اختیار دے دیا گیا (کہ وہ اس دنیا میں رہنا چاہے یا وصالِ الٰہی اختیار کرے)۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ علیل تھے تو آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا اور آپ ﷺ پر گھڑی بھر بے ہوشی طاری رہی جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے چھت کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! اے

.... المسند، ٨٩/٦، الرقم/٢٤٦٢٧، والطبراني في مسند الشاميين، ١٩٥/٤، الرقم/٣٠٨٧۔

رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی: (یا رسول اللہ!) کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے (یعنی مزید ہمارے درمیان قیام فرمانہیں رہنا چاہتے)؟ اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ﷺ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى﴾ ’اے اللہ! اے رفیق اعلیٰ!‘۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

رَدُّ اللهِ ﷻ عَلَى الْمُعْتَرِضِيْنَ عَلَيْهِ ﷺ وَالطَّاعِنِيْنَ فِيْهِ

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس پر اعتراض کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش﴾

٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ:

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: إن هو إلا نذير لكم بين يدي عذاب شديد، ٤/١٨٠٤، الرقم/٤٥٢٣، وأيضًا في باب قوله: وتبّ ما أغنى عنه ماله وما كسب، ٤/١٩٠٢، الرقم/٤٦٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قوله تعالى: وأنذر عشيرتك الأقربين، ١/١٩٣، الرقم/٢٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨١، الرقم/٢٥٤٤، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة تبّت يدا، ٥/٤٥١، الرقم/٣٣٦٣، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٤٤، الرقم/١٠٨١٩، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/٥٤٣، الرقم/٩٨٣، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٨٤، الرقم/٩٥١۔

يَا صَبَاحَاهُ، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيْكُمْ، أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونَنِي؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَي عَذَابٍ شَدِيْدٍ، فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ﴾.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز کوہِ صفا پر تشریف لائے اور (قریشِ مکہ کے دستور کے مطابق) آپ ﷺ نے آواز دی: 'اے لوگو! بلاوے پر پہنچو۔ یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور پوچھا: بتائیے، آپ نے ہمیں کس لیے بلایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تم لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا تم مجھے سچا مانو گے؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تو سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے تمہیں (بروقت) ڈر سنانے والا ہوں (تاکہ تم غفلت سے جاگ اُٹھو)۔ اِس پر ابو لہب نے کہا: (العیاذ باللہ) آپ ہلاک ہو جائیں کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا ہے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ اللھب نازل فرمائی (جس میں اللہ پاک نے اس کی گستاخی کا جواب دیا): ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ 'ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ ﷺ قَالَ: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثًا، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثٍ. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿وَالضُّحٰى○ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○﴾ [الضحى، ٩٣/١-٣]، **قَوْلُهُ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى○﴾ تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.**(١)

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب ما ودّعك ربّك وما قلى، ٤/١٨٩٢، الرقم/٤٦٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ٣/١٤٢٢، الرقم/(١١٥) ١٧٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٢، الرقم/ ١٨٨٢٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٢-٣٤٣، الرقم/٦٩١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٧٣، الرقم/١٧١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٤، الرقم/٤٤٩٧، وذكره النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٢/١٥٦، والعيني في عمدة القاري، ٧/١٧١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جُندُب بن سفیان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ میں) بیمار ہوگئے تو دو یا تین راتیں آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا۔ ایک عورت (ابو سفیان کی بہن عورا بنت حرب زوجۂ ابو لہب) آپ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے اُمید ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اُسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں: ﴿وَالضُّحٰیo وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیo﴾ ’(اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور) کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیا)o (اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے سیاہ رات (کی طرح آپ کی زلفِ عنبریں) کی جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائےo آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo‘۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیo﴾ کو دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنٰی ایک ہی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے اِس کی تفسیر میں فرمایا: نہ اُس نے آپ ﷺ کو چھوڑا اور نہ ہی وہ آپ سے ناراض ہوا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا قَدِمَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ مَكَّةَ قَالَتْ لَهُ قُرَيْشٌ: أَنْتَ خَيْرُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسَيِّدُهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالُوْا: أَلَا تَرٰى إِلٰى هٰذَا الْمُنْبَتِرِ مِنْ قَوْمِهٖ، يَزْعَمُ أَنَّهٗ خَيْرٌ مِنَّا، وَنَحْنُ يَعْنِي أَهْلَ الْحَجِيْجِ وَأَهْلَ السَّدَانَةِ. قَالَ أَنْتُمْ خَيْرٌ مِنْهُ. فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر، ۱۰۸/۳]، **وَنَزَلَتْ: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا﴾** [النساء، ۴/۵۱-۵۲].

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالنُّمَيْرِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هٰكَذَا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کعب بن اشرف (مدینہ منورہ سے ایک سازش کے تحت) مکہ آیا تو قریش نے اُس سے کہا: تو مدینہ کا سب سے عزت دار انسان اور اہلِ مدینہ کا سردار ہے؟ اُس نے کہا: ہاں، قریش

۳۸: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب قوله تعالى: إن شانئك هو الأبتر، ۶/۵۲۴، الرقم/۱۱۷۰۷، والنميري في أخبار المدينة، ۱/۲۵۰، الرقم/۸۱۵، والطبري في جامع البيان، ۵/۱۳۳، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۵۱۴، وأيضًا، ۴/۵۶۰۔

مکہ نے کہا: کیا تو اُس شخص کو نہیں دیکھتا جو اپنی قوم سے کٹا ہوا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے جبکہ ہم حاجیوں (کی خدمت کرنے) والے اور خانہ کعبہ کے متولی ہیں۔ اُس نے کہا: تم اُس سے بہتر ہو۔ اِس پر یہ آیت بھی نازل ہوئی: ﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ ’بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگا‘۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِينَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ﴾ ...... ﴿فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا﴾ ’کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں (آسمانی) کتاب کا حصہ دیا گیا ہے (پھر بھی) وہ بتوں اور شیطان پر ایمان رکھتے ہیں‘ یہاں سے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان تک: ’تو اُس کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہ پائے گا‘۔

اِسے امام نسائی اور نُمیری نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے کہا: امام بزار نے بھی اِسی طرح روایت کیا ہے اور اِس کی اِسناد صحیح ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عِکْرِمَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا أُوْحِيَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قُرَيْشٌ: بُتِرَ مُحَمَّدٌ، فَنَزَلَتْ: ﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر، ۱۰۸/۳]، **الَّذِي رَمَاکَ بِهٖ هُوَ الْأَبْتَرُ.** (۱)

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۶، الرقم/۳۱۷۹۶، والطبري في جامع البيان، ۳۰/۳۳۰، وذکره ابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۵۶۰، وابن عدي في الکامل، ۷/۸۵،

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف (کچھ عرصہ) وحی نازل نہ کی گئی تو قریش نے کہا: محمد مصطفیٰ (العیاذ باللہ) بے نام ہو گئے تو یہ آیت اُتری: ﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُo﴾ 'بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگا o'۔ یعنی بے شک آپ کو طعنہ دینے والا ہی نسل بریدہ اور بے نام ونشان ہے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم/۲۰۰۹، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱۱۷/۷، والسيوطي في الدر المنثور، ۶۵۲/۸۔

ذَمُّ الطَّاعِنِ فِي شَانِهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ مُصَلِّيًا وَصَائِمًا

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں طعن کرنے والوں کی مذمت، اگرچہ وہ نمازی اور روزہ دار ہی کیوں نہ ہوں﴾

٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ:

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين، باب من ترك قتال الخوارجِ لِلتَّأَلُّفِ، ولئلا يَنْفِرَ الناس عنه، ٦/٢٥٤٠، الرقم/٦٥٣٢، ٦٥٣٤، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢١، الرقم/٣٤١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم/١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم/١١٥٥٤، ١٤٨٦١، ونحوه النسائي عن أبي برزة رضي الله عنه في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم/٤١٠٣، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ١/٦١، الرقم/١٧٢۔

وَيْحَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلُ هٰذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيثَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجیے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کمبخت اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے میں اس (خبیث گستاخ) کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو (لیکن جان لو کہ) اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (اور بعد میں بھی ہوں گے) کہ ان کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں

کو اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (جس کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی خون کا کوئی داغ نہ ملے۔ تیر کی اَنّی کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ملے اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوتا ہے۔ (ایسی ہی ان بدبختوں کی مثال ہے کہ ان کی شکل وصورت تو مسلمانوں کی طرح ہوگی مگر دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق و ناطہ نہ ہوگا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام احمد بن حنبل نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمایئے کہ اس خبیث منافق کی گردن اُڑا دوں۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ **يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ** رضی اللہ عنہ **إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ. قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ،**

فَقَالَ: أَلاَ تَأْمَنُوْنِي، وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اتَّقِ اللهَ، قَالَ: وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي. فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ، فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا، (وَقَالَ: قَالَ عَمَّارَةُ: حَسِبْتُهُ) قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.(١)

ایک اور روایت میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد ﷺ إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤/١٥٨١، الرقم/٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٢، الرقم/١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤، الرقم/١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٧١، الرقم/٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٠٥، الرقم/٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٩٠، الرقم/١١٦٣۔

تقسیم فرما دیا۔ اس پر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والے رب کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! خدا سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہلِ زمین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا نہیں ہوں؟ جب وہ آدمی جانے کے لیے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا اور فرمایا: اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے زبان تو تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان

کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے بھی کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، (رہنے دو لیکن جان لو کہ) اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا) (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پا لوں تو (قومِ) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي يَحْيٰى قَالَ: سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: ﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِکَ ج لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [الزمر، ٣٩/٦٥]، قَالَ: فَتَرَکَ سُوْرَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيْهَا. قَالَ: وَقَرَأَ: ﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [الروم، ٣٠/٦٠].(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں حضرت ابو یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی: 'اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔' مزید بیان کیا: پھر اس سورت کو چھوڑ کر اس نے دوسری سورت کی یہ آیت پڑھ ڈالی: 'پس آپ صبر کیجیے، بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہیں آپ کو کمزور ہی نہ کر دیں۔' (خوارج ان آیاتِ قرآنیہ کو چن چن کر نماز میں پڑھتے تھے جن سے بزعم خویش ان بدبختوں کے معاذ اللہ حضور ﷺ کی تنقیص

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٤، الرقم/٣٧٨٩١۔

شان کا کوئی شائبہ پیدا ہوتا تھا۔ حالانکہ یہ صرف ان کی گستاخانہ سوچ اور بدبختی تھی)۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوْعٍ، أَوْ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷛ عَنِ ﴿الذَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ﴾ أَوْ عَنْ بَعْضِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ عَنْ رَأْسِکَ، فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ ﷛: أَمَا وَاللهِ، لَوْ رَأَيْتُکَ مَحْلُوْقًا لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيْهِ عَيْنَاکَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَوْ قَالَ: إِلَيْنَا. أَنْ لَا تُجَالِسُوْهُ، قَالَ: فَلَوْ جَاءَ وَنَحْنُ مِائَةٌ تَفَرَّقْنَا.(١)

رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمْوِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ كَمَا قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

ایک روایت میں حضرت ابو عثمان النہدی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی یربوع یا بنی تمیم کے ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب ﷛ سے پوچھا کہ الزَّارِیَاتِ، الْمُرْسَلَاتِ اور النَّازِعَاتِ کے کیا معنٰی ہیں؟ یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر ﷛ نے

---

(١) ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٩٥۔

فرمایا: اپنے سر سے کپڑا اُتارو، جب دیکھا تو اس کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بخدا! اگر میں تمہیں سر منڈا ہوا پاتا تو تمہارا یہ سر اڑا دیتا جس میں تمہاری آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں۔ شعبی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ بصرہ کے نام خط لکھا یا کہا کہ ہمیں خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ آتا، ہماری تعداد ایک سو بھی ہوتی تو بھی ہم الگ الگ ہو جاتے تھے۔

علامہ ابن تیمیہ نے اسے بیان کیا اور کہا کہ اسے امام سعید بن یحییٰ اموی اور دیگر محدثین نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

كَوْنُ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَكَوْنُهُ ﷺ أَعْظَمُهُمْ فِي هٰذَا الشَّأْنِ

﴿تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قبروں میں اپنی روحوں اور جسموں کے ساتھ زندہ ہونے اور حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اس شان کے بدرجہ اَولیٰ موجود ہونے کا بیان﴾

٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ: فَنَعَتَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ. قَالَ: مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ٣/١٢٦٩، الرقم/٣٢٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات، ١/١٥٤، الرقم/١٦٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٠، الرقم/٣١٣٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٢٩، الرقم/٩٧١٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٤٧، الرقم/٥١، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٣٩-٧٤٠، الرقم/٧٢٨، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦، الرقم/٣٤٧.

الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسٰى، فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: رَبْعَةٌ، أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کا وصف یوں بیان فرمایا: وہ دبلے پتلے، دراز قد، گھنگریالے بالوں والے ایسے (خوبصورت قد و قامت والے) آدمی ہیں جیسے قبیلہ شنوء کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے (اور ایسے تروتازہ ہیں) گویا ابھی حمام سے (نہاکر) نکلے ہیں۔ میں ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملا اور میں (نے دیکھا کہ میں) اُن کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ اُن سے مشابہ ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٢٧، الرقم/١٠٨٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم/٢٠٤١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٦٢،

يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَمَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ ...... وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری امت میں سے) جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری روح مجھ میں لوٹا دی ہوئی ہے۔

اِسے امام اَحمد، ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داوَد کے ہیں۔ نیز امام عسقلانی نے بھی تصدیق کی ہے کہ اِسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور اِس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کی سند میں عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ مہدی بن جعفر اور دیگر تمام راوی ثقات ہیں۔

.... الرقم/۳۰۹۲، وأيضًا، ۹/۱۳۰، الرقم/۹۳۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۲۴۵، الرقم/۱۰۰۵۰، وأيضًا في شعب الإيمان، ۲/۲۱۷، الرقم/۱۵۸۱، وأيضًا، ۳/۴۹۱، الرقم/۴۱٦۱، وابن راهويه في المسند، ۱/۴۵۳، الرقم/۵۲٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱٦۲۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُوْ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهٖ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَبِي يَعْلٰى ثِقَاتٌ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: فَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَأَلَّفَ فِي ذٰلِكَ جُزْءًا. وَقَالَ الزُّرْقَانِيُّ: وَجَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيْفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَوٰى فِيْهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

---

(١) أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/١٤٧، الرقم/٣٤٢٥، والبيهقي في حياة الأنبياء/٧٠، ٧٢، وابن عدي في الكامل، ٢/٣٢٧، الرقم/٤٦٠، وقال: هذا أحاديث غرائب حسان وأرجو أنه لا بأس به، والديلمي في مسند الفردوس،١/١١٩، الرقم/٤٠٣، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧، وأيضًا في لسان الميزان، ٢/١٧٥، ٢٤٦، الرقم/٧٨٧، ١٠٣٣، وقال: رواه البيهقي، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١١، والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ٤/١١٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/١٩، وقال: وألفت عن ذلك تأليفا سميته: انتباه الأذكياء بحياة الأنبياء، والمناوي في فيض القدير، ٣/١٨٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/١٧٨، والزرقاني في شرحه على موطأ الإمام مالك، ٤/٣٥٧۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ مَرْفُوْعًا.

حضرت انس بن مالک ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاءِ کرام ﷺ اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

اِسے امام ابو یعلی، ابن عدی، بیہقی اور دیلمی نے ثقہ راویوں سے بیان کیا ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام ابو یعلیٰ کے رجال ثقات ہیں۔ علامہ شوکانی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے صحیح قرار دیا ہے اور حیاتِ انبیاء ﷺ پر انہوں نے ایک جزء (صحیح اَحادیث کی مختصر سی کتاب) بھی تالیف کی ہے۔ اسی طرح امام زرقانی نے بھی فرمایا کہ امام بیہقی نے حیاتِ انبیاء ﷺ پر ایک نہایت لطیف کتاب تالیف کی ہے جس میں انہوں نے حضرت اَنس ﷺ کی مرفوع روایات اِسنادِ صحیح کے ساتھ بیان کی ہیں۔[1]

---

(۱) حیات النبی ﷺ پر ﴿اَلنُّوْرُ الْمُبِيْن فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ﴾ کے عنوان سے الگ اربعین موجود ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔